خواصِ دُودھ

ناشر — حکیم عبدالوحید سلیمانی

بیسواں ایڈیشن — ۱۰۰۰ مئی ۱۹۹۳ء

مطبع — سعید محمد پرنٹرز

قیمت — 24/- [illegible] روپے

عرضِ ناشر

دُودھ ایک مُفید اور مؤثّر مشروب ہے۔ اور زمانہ قدیم ہی سے انسانی غذا کے ایک اہم جُزو کی حیثیت سے اِستعمال کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں خصوصاً اور پاکستان و بھارت کے دیگر صُوبوں میں بالعمُوم آج سے کچھ عرصہ پیشتر تک مہمانوں کی تواضع دُودھ ہی سے کی جاتی تھی۔ اور دیہاتوں میں یہ رواج اب تک موجود ہے۔ دُودھ اور گھی کے وافر استعمال کی وجہ سے ہی دیہاتی لوگوں کی صحت شہریوں کی نسبت بدرجہا بہتر ہوتی ہے۔ حالانکہ زندگی کی دیگر آسائشوں سے وہ یکسر محروم ہیں۔

یہ کتاب اِسی مقصد کے پیشِ نظر لکھی گئی ہے کہ ہمارے مُلک کے افراد خدائے نعم کی ان نعمتوں سے بہرہ ور ہوں جو اس نے ہمارے لیے بنائی ہیں، جو ہمارے مُلک کی سوغات ہیں اور ان مشروبات سے بچیں جو ہماری صحت کو خراب کرنے کے لیے مغربی ممالک سے درآمد کیے گئے ہیں

والسلام

عبدالوحید سلیمانی

۱۴ اگست ۱۹۷۵ء

ترتیب

پہلا باب

دُودھ کا تعارف

مختلف نام:-

اُردو	دُودھ	بنگلہ	دُودھی	سندھی کھیر	بلوچی شیر
پشتو	پئی	پنجابی	دودھ	انگریزی مِلک	(MILK)
عربی	لبن	فارسی	شیر	سنسکرت دُگدھ	
ہندی	دودھ	گجراتی	دودھ	لاطینی لیکٹس	(LECTUS)

دودُھ کیا ہے:-

اطبائے کرام اِس بات پر ابھی تک متفق نہیں ہو سکے کہ دوُدھ کیا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ خون ہے۔ اور بعض کے نزدیک نہیں ہے۔ دونوں گروہوں کے خیالات اور دلائل کا خلاصہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

دودھ خون نہیں ہے:-

دوُدھ خون نہیں ہے۔ بلکہ حیوان جو خوراک یا غذا کھاتا ہے وہ اس کے معدے میں پہنچ کر رس (کیلوس) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس سے دُودھ کا حصّہ پستانوں کی رگیں کھینچ لیتی ہیں۔ اس میں خون کا [illegible] تک نہیں ہوتا۔

دلیل:- کسی بھی دُودھ دینے والے جانور کو گھاس کھلائیے۔ اور تین گھنٹے بعد دُودھ نکالیے تو لازمی طور پر اس میں گھاس کی بُو پائی جائے گی۔ بعض اوقات تو دودھ میں ہریادل بھی آجاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ دُودھ خون سے نہیں بلکہ سبزی اور چارہ سے بنتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات خلافِ عقل معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک دن میں دس پندرہ سیر خون پیدا ہو کر دُودھ بنے۔

دودھ خون ہی کا بدلا ہوا رنگ ہے :۔

دُوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ دُودھ خون ہی کا بدلا ہوا رنگ ہے۔ وُہ کہتے ہیں :۔

کہ جس وقت جنین والدہ کے شکم میں ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی خوراک خون حیض سے ہی ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل ٹھہر جانے کے بعد ایام ماہواری بند ہو جاتے ہیں۔ بچے کی پیدائش کے بعد وُہی خون دُودھ کی شکل میں تبدیل ہو کر بچے کی غذا بنتا ہے۔ اور پھر بچے کے جگر میں جا کر خون میں مستحیل ہو جاتا ہے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

دلیل نمبر ۱ :۔ کسی قصاب کی دکان سے ذبح شدہ بکری کا تازہ تازہ شیر دان لے لیں۔ اور درمیان سے شگاف دے کر اس میں گرم گرم خون بھر دیں۔ پھر اس کے اُوپر مضبوط ٹانکے لگا کر چمڑے کی تھیلی میں لپیٹ کر گرم خاکستر میں دبا دیں۔ دو گھنٹے بعد نکالیں۔ خون دُودھ میں تبدیل ہو چکا ہو گا۔

دلیل نمبر ۲ :۔ بعض امراض میں ایسا ہوتا ہے کہ پستانوں میں وُہ جوہر کم ہو جاتا ہے جو خون کو دُودھ میں تبدیل کرتا ہے۔ اور اس وقت پستانوں سے خون آنے لگتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دُودھ دراصل خون ہی ہے۔ مگر قادرِ مطلق کی کاریگری سے لطیف اور خوش ذائقہ ہو جاتا ہے۔

اطبائے کرام کے دونوں نقطہ ہائے نظر آپ کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ لیکن اپنی طرف سے میں نے فیصلہ نہیں دیا۔ اور نہ ہی میں اس جھنجھٹ میں پڑنے کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ دُودھ خون سے بنا ہو یا گھاس سے ہم نے تو یہ دیکھنا ہے کہ اس کے پینے کا وجودِ انسانی پر کیا اثر ہوتا ہے۔

افعال وخواص :۔

دُودھ میٹھا، معتدل، قبض کشا اور قدرے دست آور ہوتا ہے۔ جوانی کو

تادیر قائم رکھتا ہے۔ اکثر قسم کے بخار، دل کے امراض، سنگرہنی، یرقان اور شدت پیاس کے لیے انتہائی مفید غذا ہے۔ ہر عمر کے انسان کے علاوہ دیگر جانداروں کے لیے بھی آبِ حیات ہے۔ دُودھ ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑنے والا، عمر بڑھانے والا، قوتِ باہ پیدا کرنے والا، اور رسائشِ بدن ہے۔ پیٹ درد، لقوہ، بائوگولہ، امراضِ مثانہ، بواسیر، تھکن، اضمحلال، اسہال اور اعصابی کمزوریوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ اس کے استعمال سے دماغ کو تقویت پہنچتی ہے۔ اس لیے طالب علموں، اساتذہ، علماء، وکلاء، ادباء اور صحافیوں کے لیے دُودھ انتہائی اہم غذا ہے۔ اور انہیں اس سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

تاریخ :۔

خداوند کریم نے اپنی مخلوق کے لیے دودھ کو ایک نعمت غیر مترقبہ بنایا ہے۔ انسان جس وقت عالم ہست میں قدم رکھتا ہے تو سب سے پہلے جس غذا کو استعمال کرتا ہے وہ ماں کا دودھ ہے۔ قادر مطلق نے انسان کو جس قدر نعمتیں عطا کی ہیں۔ ان میں دودھ کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ زمانۂ قدیم سے ہی دودھ کو ایک مکمل غذا سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس لیے دودھ اور اس سے حاصل کی ہوئی اشیاء گھی، مکھن، پنیر، دہی اور لسی ابتدا ہی سے ہماری غذا کا جزولا ینفک بنی ہوئی ہیں۔ چنانچہ "برصغیر کے ابتدائی لوگوں کی صحت کا راز" کے موضوع پر ایک مغربی سائنس دان نے تحقیق کی۔ اور لکھا کہ دودھ کا استعمال ان کی تندرستی کا اصل سبب تھا۔ دودھ ہی کی وجہ سے ہندوؤں نے گائے کو ماتا کا درجہ دیا ہوا ہے۔ اور وہ اس کی پرستش کرتے ہیں۔ اسلام نے بھی دودھ کو بہترین غذا قرار دیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طبیب روحانی و جسمانی نے دودھ کو بے حد سراہا ہے۔ چنانچہ جب کبھی آپ دودھ نوش فرماتے تو یہ دعاء کرتے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْ نَا مِنْہُ ۔ اے اللہ اس میں برکت ڈال اور ہمیں زیادہ دے) اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ بندوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔ اور احادیث میں آتا ہے کہ جنت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔

تفسیر زاہدی میں درج ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بچے کو احمق اور فاحشہ عورتوں سے دودھ نہ پلواؤ کیونکہ دودھ کا اثر بچہ کے جسم اور اخلاق پر پڑتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں سے دودھ بہت مرغوب تھا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی کا دودھ اور

پیشاب ملا کر دیتے تھے جس سے مریض تندرست ہو جاتے تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دُودھ کیسی چیز ہے۔ صرف یہی نہیں۔ کہ دُودھ انسانی غذا کا جزو اعظم ہے۔ بلکہ اس سے مختلف بیماریوں کا علاج بھی بطریقِ احسن کیا جاتا ہے۔ عُمدہ صاف اور خالص دُودھ میں بے پناہ غذائیت ہوتی ہے۔ اور اس کے استعمال سے انسانی جسم پر جتنا گوشت پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی چیز سے پیدا نہیں ہوتا۔ رات کو سوتے وقت ایک گلاس دُودھ کے پینے سے بدخوابی جاتی رہتی ہے۔ چنانچہ دُودھ سے علاج ایک مُستقل فن بن چکا ہے۔ امریکہ میں ایسے مُتعدد شفا خانے قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں ہر مرض کا علاج دُودھ سے کیا جاتا ہے۔

دُودھ کے لیے اب اِنسان گائے بھینسوں کا محتاج نہیں رہا۔

از:۔ مائیکل ویلیمز۔

دُودھ کی پیداوار پر برطانیہ میں ۱۹۶۴ء سے تجربات کیے جا رہے تھے۔ اور اب دُنیا بھر کے لوگ نہایت اشتیاق سے اس کیمیاوی دُودھ کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس کی فروخت برطانیہ میں تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ کیمیاوی دُودھ جس کا نام "پلامل" رکھا گیا ہے۔ قدرتی اور اصلی دُودھ کا بالکل صحیح بدل ہے۔ پلامل بنانے والی کمپنی کا نام پلانٹ ملک لمیٹڈ ہے۔ جو برطانیہ میں بکنگھم شائر میں واقع ہے۔ اس کمپنی کے منتظمین کا کہنا ہے۔ کہ یہ دُودھ ہر طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خواہ آپ خالص دُودھ کے طور پر استعمال کریں۔ یا کسی چیز میں ملا کر۔ اگرچہ یہ نیا دُودھ بظاہر قدرتی دُودھ سے بہت ملتا جلتا ہے۔ لیکن ذائقہ میں ذرا مختلف ہے۔ یہ دُودھ بند ڈبوں میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اور بوقت فروخت اس کی طاقت دُگنی ہوتی ہے۔ یعنی جتنی مقدار میں آپ دُودھ خریدیں اتنا ہی پانی ڈالنے سے یہ بالکل قدرتی دُودھ کی شکل اختیار کر لے گا۔ اس میں شکر قریبًا

۲ فیصدی، نباتاتی پروٹین سوا تین فی صدی، اور نباتاتی چکنائی بھی سوا تین فی صدی ہوتی ہے۔ یہ کیمیاوی دُودھ ان سیال مادوں سے بنایا جاتا ہے۔ جو مختلف پودوں سے کشید کیا جاتا ہے۔

گائے، بھینسوں کی بجائے سبزیوں سے دُودھ حاصل کرنے کا خیال سب سے پہلے ڈاکٹر ایچ۔ بی فرنیکلن کو آیا۔ جو آج کل مندرجہ بالا کمپنی کے ٹیکنیکل ڈائرکٹر ہیں۔ انہوں نے ایسی مشینیں بنائیں جو اوّل تو پودوں میں سے موزوں اجزاء نکالتی ہیں۔ پھر ان اجزاء میں سے سیال مادہ کشید کرتی ہیں۔ اور یہ سیال مادہ پھر پلامل دُودھ بنانے کے کام آتا ہے۔ مسٹر فرنیکلن نے بتایا۔ کہ موجودہ مشینوں کے ذریعہ ہم پودوں میں سے ۸۰ تا ۸۵ فی صد پروٹین کشید کرتے ہیں۔ لیکن جُوں جُوں ترقی ہوگی یہ مقدار ۹۰ فی صد ہو جائے گی۔ گویا اس وقت ہم گائے بھینسوں سے بہت آگے ہیں۔ کیونکہ گائے بھینس جتنی پروٹین خوراک میں کھاتی ہیں۔ ان کا محض بیس فی صد دُودھ بنتا ہے۔ ڈاکٹر فرنیکلن نے خام مواد کے طور پر بے شمار پودوں پر تجربات کیے اور اس نتیجے پر پہنچا کہ کیمیاوی دُودھ کے لیے پھلیاں، خاردار پودے اور چقندر بہترین خام مواد مہیا کرتے ہیں۔ اگر تازہ سبزیاں نہ ملیں تو سویابین اس کا نعم البدل ہے۔ کیمیاوی دُودھ بنانے والی یہ کمپنی آج کل مختلف تجارتی فرموں سے سبزیاتی پھوک (وہ بیکار مواد جو فاضل بچ رہے۔ مثلاً چینی بنانے کے بعد گنے کا پھوک) حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

کیمیاوی دُودھ "پلامل" اگرچہ اصل دودھ سے زیادہ مہنگا ہے۔ پھر بھی تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔ پلامل برطانیہ بھر میں دکانوں پر فروخت ہو رہا ہے۔ اور ہسپتالوں کو براہِ راست مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس کے گاہک زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو سبزی خور ہیں۔

یا جو جانوروں کے دُودھ کو صحت کے لیے اچھا نہیں سمجھتے ۔ پلامل چاکلیٹ اور پڈنگ میں بھی عام استعمال ہو رہا ہے ۔ اور اب تو مکھن اور پنیر بھی پلامل سے بنانے کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں "

ڈاکٹر فرنیکلن نے بتایا کہ دوسرے ممالک اس نئے کیمیاوی دُودھ میں بے حد دلچسپی لے رہے ہیں ۔ اور افریقہ، جنوبی امریکہ، یورپ، مشرق بعید، کنیڈا، اور سوئیڈن کے لوگ اس کے متعلق بے شمار استفسارات کر رہے ہیں ۔ نیوزی لینڈ کو تو پلامل بڑی مقدار میں مہیا بھی کیا جا چکا ہے اس کی برآمد اس لیے بھی زیادہ آسان ہے ۔ کہ بند ڈبوں میں دُودھ غیر معینہ مدّت تک محفوظ رہتا ہے اصل میں ڈاکٹر فرنیکلن کا خیال ہے ۔ کہ کامیابی کے بعد دُنیا بھر کے لوگوں کو کیمیاوی دُودھ بنانے کا طریقہ بتا دیا جائے ۔ تاکہ لوگ مقامی طور پر اس کو بنا سکیں ۔ خاص طور پر ان ممالک میں جہاں کے لوگوں کی خوراک میں پروٹین بہت کم ہے ۔ اب ڈاکٹر فرنیکلن اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں ۔ کہ مختلف کارخانوں میں جو سبزیاں فاضل رہ جاتی ہیں ۔ انہیں اس دُودھ کے بنانے میں استعمال کیا جائے ۔ ان کا خیال ہے کہ گنے کے پھوک سے بہترین پلامل تیار کیا جا سکتا ہے ۔ اور اس پر لاگت بھی کافی کم ہو گی ۔ اس کی کامیابی کی صورت میں چینی کے کارخانوں کے ساتھ پلامل کے کارخانے بھی لگنے شروع ہو جائیں گے ۔ ڈاکٹر فرنیکلن نے مزید بتایا کہ پلامل بنانے کے دوران جو چیز فاضل رہ جاتی ہے اس کی بہترین کھاد بنتی ہے ۔

دُودھ سائنس کی روشنی میں :۔

دُودھ ایک سیّال مرکب ہے جس کی رنگت سفید، ذائقہ عمدہ، اور ایک مخصوص قسم کی مرغوب بُو ہوتی ہے ۔ دُودھ کے اجزاء میں سے کوئی جُز تہ نشین نہیں ہوتا ہے ۔

نیلی رنگت والا دودھ خراب ہوتا ہے۔ یا تو اس سے مکھن نکالا گیا ہوتا ہے۔ یا اس میں جراثیم وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس کا کیمیاوی اثر ایمفوٹیرک (EMPHOTERIC) ہے۔ یعنی نہ تیزابی اور نہ نمکین۔ اس کا وزن متناسبہ یا وزنِ مخصوصہ (SPECIPHIC GRAVITY) ۱۰۳۰ تا ۱۰۳۴ درجے ہے۔ جو کہ آلہ مقیاس اللبن (LECTOMETER) کے ذریعے سے معلوم کیا جاتا ہے۔ یہ شیشی کی نالی کا بنا ہوا آلہ ہوتا ہے۔ جو اُوپر سے بند ہوتا ہے۔ اور نیچے پارہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس پر مختلف درجے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ دُودھ سے گلاس بھر کر آلہ کو اس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ دُودھ کی سطح جس درجے تک ہو۔ اس کو پڑھ لیتے ہیں۔ وہی درجہ متناسبہ ہے۔ یہ وزن متناسبہ تقریباً ۶۰ درجہ فارن ہیٹ کی حرارت پر ہوتا ہے۔ درجۂ حرارت کی کمی بیشی سے درجہ متناسبہ بھی کم و بیش ہو جاتا ہے۔ جس دُودھ کا وزن متناسبہ ۲۴ درجے سے کم ہو اس میں ضرور پانی کی آمیزش ہوتی ہے۔ جب دُودھ سے بالائی اُتار لی جائے تو اس کا وزنِ مخصوصہ بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر جب اس میں پانی ملا دیا جائے تو پھر اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ یا کچے دُودھ میں سے مکھن نکال کر اس میں قدرے کھانڈ اور پانی ملانے سے اس کا وزن درست ہو جاتا ہے۔ اچھے دُودھ میں ۸ سے ۱۱ فی صدی تک چکنائی یا مکھن ہوتا ہے جو کہ آلہ مقیاس الزبدہ یعنی مکھن ناپنے کا آلہ (CREAMOMETER) کے ذریعہ سے معلوم کیا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک کانچ کی نالی کا بنا ہوا آلہ ہوتا ہے جس پر ۱۰۰ درجوں کے نشان بنے ہوتے ہیں۔ اس میں دُودھ بھر کر آٹھ یا دس گھنٹے پڑا رہنے دیتے ہیں۔ اس عرصہ میں مکھن دُودھ کے اُوپر آجاتا ہے۔ اور اس کے درجہ کو پڑھ لیتے ہیں۔ اچھے دُودھ میں ۸ فی صدی سے کم مکھن نہیں ہونا چاہیئے۔

اجزائے ترکیبی:۔

دُودھ میں تمام وہ اجزا موجود ہیں۔ جو انسان کی پرورش اور صحت کے لیے ضروری ہیں۔ یہ جسم کے پٹھوں اور دوسرے اعضا کی پرورش کے لیے پروٹین فراہم کرتا ہے۔ اور دانتوں و ہڈیوں کی تعمیر کے لیے چونا بھی مہیا کرتا ہے۔ اس میں ۵ فی صد پروٹین ۸۷ فی صد چونا، ۲۴ فی صد فاسفورس اور ۶ فی صد فولاد ہوتا ہے۔ اگر بچوں کو یہ مناسب مقدار میں نہ دیا جائے۔ تو وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی آنکھوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

بدنِ انسانی کے لیے چونے کی اہمیت:۔

یہ ایک مسلّمہ بات ہے کہ صحت و تندرستی کے لیے چونا ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اگر جسم کے اندر چونے کی کافی مقدار نہ پہنچے تو تمام بدن رفتہ رفتہ کمزور ہو کر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ چونا کے بغیر اعصاب، عروق اور ہڈیاں پرورش حاصل نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ہی جسم نشوونما حاصل کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں دل اور انتڑیوں کی حرکت کے لیے بھی یہ ایک لازمی چیز ہے۔ چونے کی مدد سے ہی معدہ میں ہاضم عرق پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی کی بدولت پیشاب سے تیزابی کیفیت زائل ہوتی ہے۔

اِس لیے دُودھ کا پینا انسانی مشینری کے لیے تیل کی طرح ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی کئی ضروری اجزاء اس میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ صحتِ انسانی کی بہار وادی کے لیے بارانِ رحمت کا کام دیتے ہیں۔ اس لیے یہ قطعی فیصلہ ہے کہ دُودھ ایک نہایت مفید اور مکمل انسانی غذا ہے۔ جس شخص کو اللہ توفیق دے۔ اُسے ضرور اس نعمت سے بہرہ اندوز ہونا چاہیے۔

خراب دُودھ کے خطرناک نتائج

جہاں عُمدہ دُودھ حفظانِ صحت کی پابندی کرتے ہوئے استعمال کرنا آبِ حیات مانا گیا ہے۔ وہیں خراب دُودھ کا استعمال گلستانِ صحت پر بادِ خزاں بھی بن جاتا ہے۔ گو کھانے پینے کی ہر ایک چیز میں حفظانِ صحت کے قواعد کی پابندی ضروری ہے مگر دُودھ کے متعلق تو بہت زیادہ حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دُودھ بہت جلد اپنے گرد کی مُضر چیزوں کا اثر قبول کر لیتا ہے۔ چنانچہ اگر کچّے دُودھ کے برتن کو مریض کے کمرے میں رکھ دیا جائے تو اطبائے جدید کے نزدیک مرض کے جراثیم فوراً دُودھ کے اندر شامل ہو جاتے ہیں۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ دُودھ میں مضرِ صحت اور مہلک جراثیم کے نشوونما پانے کی استعداد زیادہ ہے۔ چنانچہ ہم آپ کی آگاہی کے لیے اس کو ذرا تفصیل سے لکھتے ہیں:۔

بازاری دُودھ کی کیمیائی دیکھ بھال:۔

متواتر تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ دوکانوں پر فروخت ہونے والے دودھ کے اندر سرد ترین موسموں میں ایک قطرہ دُودھ میں بیس ہزار بیکٹیریا کا اوسط ہے یہ تعداد معتدل موسم میں تقریباً ساٹھ ہزار اور گرم موسم میں ساڑھے تین لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر ایسے دُودھ کی صراحی میں جو موزوں حرارت میں رکھی ہو۔ آدھی درجن بیکٹیریا داخل ہو جائیں۔ تو ایک معمولی عرصہ میں پانچ لاکھ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ۴۸ گھنٹہ کے بعد صرف ایک جرثومے کے بچّوں کی تعداد اٹھائیس کروڑ پندرہ لاکھ تک ہو سکتی ہے۔ اللہ اکبر! اس سے صاف نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ ذراسی بے احتیاطی کرنے سے دُودھ جیسی چیز زہرِ ہلاہل بن جاتی ہے۔ جس سے نامعلوم کس قدر شخص نہنگ اجل کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ اسی بنا پر محققین جدید نے کچّے دُودھ کے استعمال سے ہی روک دیا ہے۔ اور اسے

صحت کے لیے نقصان دہ بنایا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اگر نہایت احتیاط سے دُودھ نکالا جائے تو اس جیسی کوئی چیز مقوی نہیں ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ دُودھ خام ذراسی لاپرواہی سے بگڑ جاتا ہے۔ تو اس کی درستی کا کوئی علاج ہے یا نہیں؟ جواباً عرض ہے۔ کہ دُودھ کو جوش دے لینا ہی دُودھ کی صفائی کا بہترین طریقہ ہے۔ اس سے تپ محرقہ، پیچش، سُرخ بخار، سل وغیرہ کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا دُودھ کو جوش دیئے بغیر نہ پینا چاہیئے۔

عام طور پر لوگ اس دُودھ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جو بہت دیر تک پکتا رہا ہو۔ اسی بنا پر ماوہ اور کھویا وغیرہ ایجاد ہوئے ہیں۔ لیکن نئی معلومات سے پتہ چلا ہے۔ کہ دُودھ کو ہلکی حرارت پر پکانا نہایت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ہلکی ہلکی حرارت دیتے رہنے سے مفید اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔

دُودھ کو جوش دینے کا طریقہ:۔

دُودھ کو آگ پر محض اتنی دیر رکھیں کہ پانچ منٹ تک کھولتا رہے۔ پھر فوراً اُتار کر سرد کر لیں۔ اب دوبارہ اس کو ذرا سا گرم کرنا بھی نقصان دہ ہے۔ اس سے وٹامن ضائع ہو جاتے ہیں۔

دُودھ کی اقسام

چونکہ ہم نے اس کتاب کے اندر بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، اونٹنی اور عورت کے دُودھ کے ذریعے بہت سی بیماریوں کا علاج لکھا ہے۔ لہٰذا ابتدا میں نہایت ہی اختصار کے طور پر ان کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

گائے کا دُودھ:۔

چونکہ گائے کی میعادِ حمل انسان کی طرح نو ماہ ہے۔اس لیے اکثر حکماء کے نزدیک انسان کی طبیعت کے موافق گائے کا دُودھ زیادہ آتا ہے۔مگر چونکہ عورت کے دُودھ کی نسبت اس میں شکر، نمکیات اور پانی کی مقدار کم ہوتی ہے۔اور چکنائی و پنیر کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔لہٰذا یہ بچّے کے لیے موافق نہیں ہوتا۔اگر ضرورت بھی ہو تو اس میں قدرے پانی اور کھانڈ ملا کر پلانا چاہیئے۔

گائے کے دُودھ کو بہت زیادہ مدت تک استعمال کرنا سنگ گردہ و مثانہ برص و بہق میں مبتلا کر دیتا ہے۔اور جوئیں بکثرت پیدا ہو جاتی ہیں۔بلغمی مزاج والوں کو خام دُودھ مُضر ہے۔

بھینس کا دُودھ:۔

اس کا دُودھ غلیظ اور ثقیل ہوتا ہے۔اس میں چکنائی اور پنیر کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔تجربہ کار حکیموں کا بیان ہے۔کہ بھینس کا دُودھ زیادہ پینا انسان کو فہم و تدبر و عقلی موشگافیوں سے بے بہرہ کر دیتا ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

بکری کا دُودھ:۔

خون کی اصلاح و دُرستی کے لیے جیسا مفید اور اعلیٰ بکری کا دُودھ ہے ایسا اور کسی چیز کا نہیں۔کیونکہ بکری کا چارہ اکثر ایسی بوٹیاں و درخت بنتی ہیں۔جو کہ بے حد مصفیٰ خون ہیں۔لہٰذا اس کا اثر دُودھ میں ہوئے بغیر نہیں رہتا۔چنانچہ بکری کے دُودھ سے ماءالجبن کرنے سے بفضلہٖ آتشک، خارش، داد، چنبل وغیرہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ماءالجبن کا طریقہ علیحدہ لکھ دیا گیا ہے۔

ہدایت:۔

بکری کا دُودھ کچا نہیں پینا چاہیے۔ کیونکہ اس سے جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ اور جسم سے بکری کی بدبُو آنے لگتی ہے۔ مگر دو چار جوش دے کر پینے سے یہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔

بھیڑ کا دودھ:۔

یہ دُودھ بھینس کے دُودھ کی طرح غلیظ اور مقوی ہوتا ہے۔ اس میں چکنائی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ پیتے رہنے سے جسم میں بدبُو آنے لگتی ہے۔ اور بدن میں جُوئیں پڑ جاتی ہیں۔ اور مرطوب مزاج کے آدمی کو خارش بھی ہونے لگتی ہے۔

اُونٹنی کا دُودھ:۔

اُونٹنی کا دُودھ بے حد رقیق اور لطیف اور اس کا ذائقہ قدرے نمکین ہوتا ہے۔ بکری کی طرح چونکہ اُونٹنی بھی بے شمار قسم کے خاردار درختوں اور بُوٹیوں کو کھاتی ہے۔ لہٰذا اس کا دُودھ بھی بہت سی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ اس کے پینے سے اکثر دست آتے ہیں۔ نیز پیشاب کھُل کر آتا ہے۔ مرض استسقاء، نیز ورم طحال کو مفید ہے۔ بعض امراض میں اُونٹنی کے دُودھ سے ماء الجبن تیار کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی بکری کے دُودھ کی طرح مفید ہوتا ہے۔ لیکن مریضان تپ دق اور سوداوی امراض والوں کو اونٹنی کا دُودھ مضر ہے۔

گدھی کا دُودھ:۔

گدھی کا دُودھ حکیموں کے نزدیک تپ دق اور سل والوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس میں چکنائی و پنیر کے اجزاء کم ہوتے ہیں۔ مگر شیرینی (شکر) زیادہ ہوتی ہے۔

اس لیے عورت کے دُودھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور کمزور بچّوں کے موافق آجاتا ہے۔

گھوڑی کا دُودھ :۔

یہ دُودھ گرم و تر ہے۔ مگر لوگ اس کو سرد خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ بوجہ حرارت کے گھوڑی کا بچّہ دُھوپ میں لیٹا رہتا ہے۔ جس سے عام لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے۔

عورت کا دُودھ :

دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے۔ یہی وہ مبارک چیز ہے۔ جس کے ذریعہ ہم پل کر جوان ہوئے ہیں۔ عورت کا دُودھ بھی بہت سی بیماریوں کے لیے مفید ہے عورت کے دُودھ میں شکر کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

خالص دُودھ کی پہچان :۔

اس کے لیے ایک آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہاں صرف ایک دو عام فہم اور سادہ طریقے بیان کیے جاتے ہیں

۱۔ خالص دُودھ کی نسبت ملاوٹ والا دُودھ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔

۲۔ ہاتھ کو صاف کر کے ایک انگلی دُودھ میں ڈالیں۔ اگر دُودھ سے بھری رہے تو خالص ورنہ ناخالص۔

۳۔ شیشے کے صاف گلاس میں دُودھ بھر کر رکھیں۔ اگر دُودھ صاف اور گاڑھا ہو۔ ذائقہ عمدہ، رنگ سفید ہو۔ اور کوئی چیز تہ نشین نہ ہو۔ تو دُودھ خالص ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

دُودھ دوہنے میں احتیاطیں :-

دُودھ دوہنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ گو یہ سچ ہے کہ ایک شخص دُودھ نکالنا سیکھ سکتا ہے۔ لیکن ہر ایک شخص ایک کامیاب دوہار (دوہنے والا) نہیں بن سکتا۔ امریکہ اور یورپ میں جہاں دُودھ نکالنا ایک ہنر سمجھا جاتا ہے۔ ایک ہوشیار دوہا پانچ سو روپیہ ماہوار تک کما لیتا ہے۔ یہ لوگ ڈیری فارموں میں جا کر فی منٹ ا سیر کے حساب سے دُودھ نکالتے ہیں۔ اور تقریباً مسلسل اڑھائی گھنٹہ تک کام میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن اب اس کام کے لیے مشینیں ایجاد ہو گئی ہیں۔

ہدایات :-

(۱) دُودھ دوہنے سے پیشتر اپنے ہاتھوں اور جانور کے تھنوں کو صابن سے یا کم از کم گرم پانی سے نہایت اچھی طرح دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔

(۲) جس برتن میں دُودھ نکالا جائے اس کو بھی روزانہ دھونا چاہیئے۔

(۳) دُودھ نکالنے سے پہلے دُودھ والے جانور کو پیار کرنا چاہیئے۔ اس کے بدن پر ہاتھ پھیرنا چاہیے۔ اس سے حیوان بہت محبت کرتا ہے۔ مگر دُودھ دوہنے والا ایک ہی نہ ہونا چاہیے۔ ورنہ اسی کے ہاتھ پڑ جائے گا۔

(۴) اکثر لوگ پستانوں کو دھونے کی بجائے محض گیلا کر لیتے ہیں۔ جو کہ بہت خطرناک ہے۔ اس سے شیردان پر لگی ہوئی غلاظت دُودھ میں شامل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو چاہیے۔ کہ گیلا کرنا بھی چھوڑ دیں یہ نسبتاً بہتر ہے۔ چنانچہ امریکہ کے مشہور ماہر ڈیری فارم مسٹر لارنس لکھتے ہیں "میرا خیال تھا تھنوں کے گیلے کیے بغیر دوہنا ٹھیک نہیں۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ یہ میری

غلطی تھی۔خشک تھنوں سے دُودھ نکالنا زیادہ بہتر ہے۔گو اس سے چند روز دقّت سی معلوم ہوتی ہے۔لیکن عادت پڑ جانے کے بعد فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

(۵) دُودھ جلد جلد نکالنا چاہیئے۔کیونکہ یہ ثابت شدہ بات ہے۔کہ جس قدر جلد نکالا جائے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔آہستہ آہستہ دُودھ نکالنے والے بالکل کم دُودھ حاصل کر پاتے ہیں۔

(۶) جانوروں کے تھنوں میں دُودھ بالکل نہیں چھوڑنا چاہیئے۔اس سے نہ صرف یہ کہ دُودھ کم نکلتا ہے۔بلکہ حیوان جلد دُودھ دینے سے رُک جاتا ہے۔ نیز بیمار ہونے کا اندیشہ ہے۔

کچے دُودھ کو کس طرح رکھنا چاہیئے:۔

دُودھ دوہنے کے متعلق چند بیش بہا ہدایات لکھے جانے کے بعد اس امر کی ضرورت باقی رہ گئی کہ دُودھ کو کس طرح رکھنا چاہیئے۔اور دُودھ کتنی مدّت کے بعد استعمال کرنا چاہیئے۔لہٰذا ذیل میں چند انمول ہدایات لکھی جاتی ہیں۔

(۱) اگر خام دُودھ رکھ کر استعمال کرنے کی تمنّا ہو۔تو اُسے بوتل میں ڈال کر برف کے اندر دبا دینا چاہیئے۔اگر برف نہ مل سکتی ہو تو دُودھ کے گرد کپڑا پانی میں تر کر کے لپیٹ دینا چاہیئے۔

اس ترکیب سے دو پہر تک دُودھ خراب نہیں ہوتا۔

(۲) دُودھ کے برتن کے پاس اگر کوئی بدبُودار چیز پڑی ہوئی ہو۔تو اس کی وجہ سے فوراً دُودھ میں بدبُو سرایت کر جائے گی۔لہٰذا دُودھ کو بُودار چیزوں سے ہمیشہ علیحدہ رکھیں۔

(۳) تانبے اور پیتل کے برتنوں میں دُودھ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بجز قلعی کرا لینے کے ان میں دُودھ کو نہ رکھا کریں۔ ورنہ دُودھ نقصان دے گا۔ یا مٹی کے پُختہ برتنوں میں ڈال کر رکھنا چاہیئے۔

دُودھ کے استعمال میں غلطی:۔

بعض اصحاب ایسی انمول نعمت کے فوائد سے محض اس وجہ سے محروم رہتے ہیں کہ اُن کے زعم میں دُودھ اُن کی طبیعت کے موافق نہیں آتا۔ کیونکہ دُودھ سے انہیں بدہضمی ہو جاتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ کھٹے ڈکار آنے لگتے ہیں۔ لہٰذا میں اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کر دینا چاہتا ہوں۔ دراصل ایسا بہت کم وقوع پذیر ہوتا ہے۔ بلکہ دُودھ پینے کے قواعد و اُصول کی بے علمی سے ایسی شکایت کرنے کی نوبت آتی ہے۔ ایسے لوگ یا تو دُودھ کو اس وقت پیتے ہیں جب کہ وُہ پڑے پڑے خراب ہو گیا ہو۔ یا غٹ غٹ چڑھاتے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اُن کو دُودھ ہضم نہیں ہوتا۔ دُودھ کی صحیح ترکیب ہم عرض کرتے ہیں۔

دودھ پینے کا صحیح طریقہ:۔

مُنہ کا تھوک قُدرت نے اس لیے پیدا کیا ہے کہ اس سے غذا کے ہضم ہونے میں مدد ملے۔ چنانچہ تحقیقات جدید سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ لُعاب دہن ایک بہترین ہاضم چیز ہے۔ لہٰذا دُودھ کو اس طرح پینا چاہیئے کہ مُنہ میں ایک گھونٹ لے لی۔ اور اس کو منہ میں ایک دو مرتبہ کلی کی طرح حرکت دے کر نگل لیا۔ اس طریقہ سے جو دُودھ پیا جائے گا وہ ہرگز ہضم ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ اس ترکیب سے چونکہ لعابِ دہن دُودھ میں شامل ہو کر معدہ میں جاتا ہے۔ اس لیے اس کو کمزور سے کمزور معدہ کا شخص بھی بخوبی ہضم کر سکے گا۔

بس یہی راز کی بات ہے جس کو صفحہ دل پر نوٹ کر لینا چاہیئے۔

دُودھ کو ہضم کرانے والی چند اکسیری ادویات

دُودھ پینے کی جو ترکیب گذشتہ سطور میں بیان کی گئی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ اس سے بغیر مزید جھنجھٹ کے دُودھ کافی مقدار میں ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن تاہم ذیل میں چند ہاضم شیر ادویات بھی بیان کی جاتی ہیں۔ جو کہ بفضلہ بڑی معرکتہ الآرا ہیں۔

(۱) اگر دُودھ پیتے ہی پاخانہ کی حاجت ہو جاتی ہو تو مندرجہ ذیل دوا کا استعمال کرانا چاہیئے۔

ھُوالشَّافِی: ۔ ۵ تولہ سوہاگہ لے کر شاہترہ سبز آدھ سیر میں یا نہ ملنے کی صورت میں محض سادہ پانی میں گھول کر آگ پر پکائیں۔ جب پانی خشک ہو کر سوہاگہ بریاں ہو جائے تو اس کو کھرل میں ڈال کر اور باریک پیس کر سنبھال رکھیں۔ اور بوقت ضرورت اس میں سے دو رتی دوا لے کر آدھ سیر دُودھ میں شامل کر کے پلائیں۔ اس سے انشاء اللہ دُودھ ہضم ہو جائے گا۔ اور بھوک بھی بحال رہے گی۔ بے حد ہاضم شے ہے۔

(۲) سوڈا واٹر جس میں کافی مقدار کے اندر گیس شامل ہو۔ دُودھ سے چوتھائی حصہ شامل کر کے پلانے سے اِنشاء اللہ دُودھ ہضم ہو جائے گا خصُوصًا ایسے اشخاص کے لیے جن کو دُودھ پینے کے بعد قے، متلی یا پیٹ میں گڑگڑاہٹ کی شکایت ہو جاتی ہو ان کے لیے بہت مفید ہے۔

(۳) **ھُوالشَّافِی:** ۔ افیون خالص ۱ ماشہ، میٹھا نیلیہ مُصفّٰی ۱ ماشہ، کشتہ فولاد ۵ رتی کشتہ ابرک سیاہ ۶ رتی تمام ادویات کو گائے کے دُودھ کی آمیزش کے ہمراہ دیا

کریں۔زیادہ سے زیادہ دن میں چار گولیاں دی جا سکتی ہیں۔روزانہ آدھ پاؤ دُودھ بڑھاتے جائیں۔ اور دُودھ کے سوائے کوئی چیز کھانے کو نہ دیں۔اس طریقہ سے پلانا مرض سنگرہنی کے لیے اکسیر ہے۔

(۴) یہ نسخہ ہمیں ایک شاہی طبیب کی بیاض سے حاصل ہُوا تھا۔جو کہ دُودھ کو ہضم کرانے میں بڑا ہی لاجواب ہے۔اس کے استعمال سے ۱۸ سیر دُودھ ہضم ہو جاتا ہے صاحبِ نسخہ دو روپیہ فی گولی کے حساب سے فروخت کیا کرتے ہیں۔مقوی باہ غضب کا ہے۔ بھوک بے حد پیدا کرتا ہے۔چونکہ اس کی ترکیب کافی لمبی ہے لہٰذا آپ کو محض حوالہ دینا کافی خیال کرتے ہیں۔کہ ہم نے یہ نسخہ کنز المجربات جلد دوم کے آخری حصہ طبی صندوقچہ میں درج کیا ہے۔وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

(۵) چُونا اَن بُجھ کو پانی میں بھگو کر نتار لیں۔اور اس نتھرے ہوئے پانی کو دُودھ میں ملا کر پلائیں۔تو دُودھ ہضم ہو جاتا ہے۔

دُودھ سے امراض کا علاج:۔

اب ہم ایک ایسی جامع تدبیر عرض کرتے ہیں جس سے تمام بدنی بیماریوں کا علاج بفضلہ تعالیٰ بڑی کامیابی سے کیا جا سکتا ہے۔امریکہ میں اب دُودھ سے علاج کرنے کے لیے ایسے شفا خانے کھولے گئے ہیں جن میں ہر مایوس سے مایوس بیمار کا علاج دُودھ ہی سے کیا جاتا ہے۔جن کو وہ اپنی اختراع دماغی کا رہین منت سمجھتے ہیں۔حالانکہ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ یہی علاج جس کو وہ اپنی تجربہ کہتے ہیں۔قبل ازیں حکماء یونان کا طریق عمل رہ چکا ہے۔چنانچہ شیخ بوعلی سینا نے بھی اپنی لاجواب و زندہ جاوید کتاب کے اندر اس کا ذکر کیا ہے۔

بہرکیف یہ علاج اطبائے قدیم کی طرف سے ہو۔ یا جدید کی جانب سے ہم نے تو مفید شئے کو قبول کرنا ہے۔ لہٰذا چند تمہیدی باتیں درج ذیل ہیں :۔

(۱) علاج کرانے سے پیشتر دو روز تک مریض کو فاقہ کرائیں۔ اور فاقہ کے روز مریض کو ۵ سیر سے ۷ سیر تک پانی پلائیں۔ اس طریقہ سے معدہ اور آنتوں وغیرہ کی صفائی ہو جائے گی۔ اور مریض دُودھ سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

(۲) دورانِ علاج میں بجز دُودھ کے اور کوئی چیز نہ کھانی چاہیئے۔ چونکہ دُودھ میں غذائیت بھی پورے طور پر موجود ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی تکلیف کی بات نہیں ہے۔

(۳) اگر مرض شدید ہو۔ تو دورانِ علاج میں مریض کو پُورا آرام دینے کی کوشش کریں۔ اور خفیف مرض کی حالت میں اگر دُودھ سے علاج کرنا ہو تو پھر معمولی کام کاج کرتے رہنے میں بھی حرج نہیں ہے۔

(۴) علاج کے دنوں میں مریض کو ہشاش وبشاش رہنا ضروری ہے۔

علاج کا طریقہ :۔

پہلے دن ہر گھنٹہ کے بعد مریض کو آدھ سیر دُودھ تازہ خام پلائیں اور تین سیر دُودھ بلا میٹھے پلا کر روک دیں۔ دُوسرے روز آٹھ گھنٹہ میں چار سیر دُودھ پلانے کی ہدایت کریں۔ اور اس کے بعد جس قدر ہضم ہو سکے بڑھاتے رہیں۔ اس ترکیب سے بعض لوگ ایک دن میں بئیس بئیس سیر دُودھ ہضم کرنے لگتے ہیں۔ اور بعض ۵ سیر سے ۷ سیر تک بمشکل پیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ اپنی اپنی طبیعت پر موقوف ہے۔

ہدایات :۔

(۱) علاج شروع کرنے کے بعد بعض اشخاص کو بے چینی، گھبراہٹ، پیچش یا پیٹ میں

گڑبڑ ہونے لگتی ہے۔ بعض کو بالعموم شام کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا پیٹ تن گیا ہے۔ اور اس قدر بھر گیا ہے کہ اب مزید ایک گھونٹ پینے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ ان سب عوارضات کا علاج یہ ہے کہ درمیان میں ایک دن فاقہ کر کے پھر دودھ پینا شروع کر دیں۔ اس ترکیب میں چند روز میں سب طبیعتوں کو دودھ موافق آجاتا ہے۔ بس خدا کی ذات دافع آفات پر بھروسہ کر کے علاج کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کچھ مدت میں تمام بیماریاں بدن سے نکل جائیں گی۔ اور جسم بچوں کی طرح ملائم اور خوبصورت ہو جائے گا۔ چہرہ پر سُرخی آجائے گی۔ اعضائے رئیسہ طاقتور ہو جائیں گے۔ حافظہ تیز ہو جائے گا۔ بھوک لگنے لگے گی۔ غرضیکہ انسان پورا تندرست ہو جائے گا۔

(۲) دودھ کو پانی کی طرح غٹ غٹ کر کے نہ چڑھائیں۔ بلکہ اس طریقہ سے پئیں جس سے لعابِ دہن دودھ میں شامل ہوتا رہے۔

(۳) دودھ کے برتن کو برف کے اندر یا کم از کم پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں۔ اور ۵ گھنٹہ تک یہی دودھ استعمال کریں۔ ازاں بعد نئے تازہ دودھ کا انتظام کریں۔ خراب دودھ سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

وزن بڑھانا:۔

جسم کا وزن بڑھانے کے لیے بھی اور کوئی خاص ترکیب نہیں بلکہ یہ ترکیب ہی ہے۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس ترکیب سے دن بدن جسم میں خون پیدا ہو کر وزن بڑھنے لگتا ہے۔ بلکہ بعض افراد کا تو فی ہفتہ آدھ سیر اور سیر سیر تک وزن بڑھ جاتا ہے۔

دُودھ کے پُرکیف کھانے اور مٹھائیاں

گو یہ ایک طبی کتاب ہے۔ اور اس میں ہم دُودھ کے طبی فوائد ہی بیان کریں گے لیکن تاہم ذیل میں صرف چند پُرکیف و لذیذ کھانوں اور مٹھائیوں کی تراکیب بھی بیان کی جاتی ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ انتہائی لذیذ ہیں۔ بلکہ طبی لحاظ سے بھی مفید ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ ارباب ذوق بنا کر فیض یاب ہوں گے۔

بادام کی کھیر:۔

مغز بادام پاؤ بھر لے کر گرم پانی میں بھگو دیں۔ اور کچھ دیر کے بعد اس کا چھلکا اُتار ڈالیں۔ بعد ازاں چاقو سے اس کے چاولوں کے برابر ٹکڑے بنا لیں۔ اور پھر دو سیر دُودھ کو ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب تقریباً نصف سیر دُودھ جل جائے۔ تو مغز بادام ڈال دیں۔ اور چمچہ سے ہلاتے رہیں۔ جب دُودھ گاڑھا ہو جائے۔ اور مغز بادام و دُودھ مل جائیں۔ تو اس وقت تخم الائچی اور رُوح کیوڑہ ڈال کر نیچے اُتار لیں۔ اور اس وقت کھانڈ آمیز کر کے طشتریوں میں ڈال دیں۔ اور ذرا سرد ہونے پر اُوپر چاندی کے ورق لگا کر رکھیں۔ اعلیٰ درجے کی لذیذ اور مقوی دماغ کھیر ہے۔

سپیشل کھیر:۔

یہ نہایت لذیذ اور مفید کھیر ہے۔

ترکیب:۔ یہ ہے کہ چاول نہایت عمدہ بیس تولہ لے کر سیر بھر عرق گلاب میں تر کر کے تین گھنٹہ تک رکھیں۔ پھر تولیہ میں باندھ کر رکھ دیں۔ تاکہ خشک ہو جائیں۔ بعد ازاں پاؤ بھر گھی میں بھون کر سرخ کر لیں۔ اور اس کے بعد بھینس کے تین سیر دُودھ میں پکائیں۔ پکنے پر

قدرے روح کیوڑہ اور الائچی وغیرہ ڈال کر اُتار کر ۵ چھٹانک کھانڈ ملا کر طشتریوں میں رکھ دیں۔ اور اُوپر سونے یا چاندی کے ورق چسپاں کر کے پستہ کُتر کر ڈالیں اور تناول فرمائیں۔

دودھ کی جھاگ یا دولت کی چاٹ:۔

بابو غلام نبی صاحب ملازم سفری ڈاک خانہ جو ایک مشہور مصنّف گزرے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ جب میں پہلی مرتبہ تبدیل ہو کر دہلی گیا تو بازار میں ایک شخص کو دیکھا جو رکابیوں میں ایک سفید جھاگ بھر کر فروخت کر رہا تھا۔ اور "دولت کی چاٹ" کا نعرہ لگا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔ ایک نئی چیز دیکھ کر میرا دل بھی للچایا۔ میں نے بھی ایک پلیٹ خریدی لیکن چونکہ اس کے کھانے کا طریقہ تو آتا نہ تھا۔ اس لیے یونہی کھانے کو منہ چلایا تو سب داڑھی میں لگ رہ گئی۔ شرماتے شرماتے کھانے کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ صرف ایک انگلی سے چاٹو۔ چنانچہ میں نے چاٹنا شروع کیا نہایت لذیذ اور ذائقہ دار معلوم ہوئی۔ مجھے تو دولت کی چاٹ کی ایسی چاٹ لگی کہ روپیہ ماہوار کی چاٹ چاٹنے لگا۔ جب شوق زیادہ بڑھا تو بنانے کی ترکیب سیکھ لی جو کہ درج ذیل ہے۔

ایک سیر دُودھ میں دو تولہ سمندر جھاگ کے اندر کا گودا باریک پیس کر ملا دو۔ پھر جب اس کو بلوئیں گے تو گاڑھی گاڑھی جھاگ اُٹھے گی۔ اس کو لے کر رکابیوں میں ڈالتے جاؤ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ جھاگ جوں کی توں پڑی رہتی ہے۔ اور حل ہوتے میں نہیں آتی۔ اس میں کھانڈ نہیں ملانی چاہیے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔

دُوسرا باب

سَر کی بیماریاں

سر درد:۔

اطباء کے نزدیک سر درد کی بے شمار اقسام ہیں جن میں سے صداعِ حار، صداعِ بارد، صداعِ دموی اور دردِ شقیقہ کے لیے دُودھ ایک مفید غذا ہے۔ ذیل میں ہم ان امراض کا مختصر حال اور دُودھ کے ذریعے ان کے علاج کے طریقے درج کرتے ہیں۔

صداعِ حار:۔

سر درد کی وہ قسم جو گرم چیزوں کے زیادہ استعمال یا دھوپ میں بکثرت چلنے پھرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔

ھُوالشّافی:۔ گائے کا دُودھ آدھ سیر، گرم پانی سے دُھلی ہوئی اِملی ۲ تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ اِملی کو دُودھ میں ملا کر ایک گھنٹہ تک بھیگنے دیں۔ پھر اس کو آگ پر جوش دیں۔ جب دُودھ پھٹ جائے تو چھان لیں۔ پنیر علیحدہ کر کے پانی میں مصری شامل کریں۔ اور ٹھنڈا کر کے پی لیں۔ اور پیشانی پر پنیر کی مالش کریں۔ انشاء اللہ تین چار دن کے استعمال سے سر درد کو بشرطیکہ آرام ہو جائے گا۔

صداعِ بارد:۔

سر درد کی وہ قسم جو ٹھنڈی اشیاء کے زیادہ استعمال یا شدید سردی کی بنا پر پیدا ہوتی ہے۔ اس کے لیے یہ نسخہ مفید رہے گا۔

ھُوَالشَّافِی:۔ مریض کو ہوا سے محفوظ مقام پر بٹھائیں۔ اور گرم دُودھ کے بخارات دیں۔ یا گرم دُودھ سے اس کا سر دھوئیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ فوراً افاقہ ہوگا۔

صداع دموی:۔

سر میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ چہرے اور آنکھوں میں سرخی آجاتی ہے اور مریض غنودگی کی حالت میں رہتا ہے۔

حکایت:۔

ڈاکٹر سردار علی علوی صاحب ایم۔ ڈی۔ فزیشن اینڈ سرجن ضلع لائل پور کے ایک مشہور معالج گزرے ہیں۔ قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے موصوف کا انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے۔ خواص دُودھ کا پہلا ایڈیشن ابھی زیر ترتیب تھا۔ کہ کسی رسالہ میں ڈاکٹر صاحب کا مضمون "دُودھ اور اُس کے فوائد" نظر سے گزرا۔ اس کے بعد علوی صاحب سے خط و کتابت ہوئی تو معلوم ہوا کہ آپ کو اس فن میں خاص دسترس حاصل ہے۔ میری فرمائش پر ڈاکٹر صاحب نے خواص دُودھ کے لیے اپنے بے شمار مجرّب نسخہ جات ارسال کیے۔ جن میں سے دو نسخے جو اسی موضوع کے متعلق ہیں درج کیے جا رہے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱:۔ میرے مطب میں دردِ سر کا ایک مریض آیا۔ جس کے سر میں دونوں جانب شدید درد تھا۔ اور سر سے درد کی وجہ سے ٹیسیں اٹھتی تھیں۔ سر کو کپڑے کے ساتھ زور سے باندھنے سے افاقہ ہوجاتا تھا۔ مریض کو قبض کی شکایت بھی تھی۔ لہٰذا مگنیشیا کا جلاب دیا گیا۔ جس سے تین دست آئے۔ پھر کچے دُودھ کی تکمید کی گئی۔ بس ڈیڑھ گھنٹہ میں شفا ہوگئی۔

تکمید کا طریقہ:۔

ایک سُوتی کپڑے کو کچے دُودھ میں بھگو کر تھوڑا سا نچوڑ کر (تاکہ دُودھ نہ ٹپکے) مقام ماؤف پر رکھ کر اُوپر سے خشک فلالین کی پٹی باندھ دیں۔ یہ پٹی ایک سے دو گھنٹہ تک حسبِ ضرورت رکھی جا سکتی ہے۔ اور مریض کی حالت کے موافق دن میں دو سے چھ مرتبہ تکمید کی جا سکتی ہے۔ نیز وہ مریض جس کی حس بہت تیز ہو یا جو شدید درد مثلاً دردِ گردہ اور قولنج وغیرہ میں مبتلا ہو تو فلالین کا ٹکڑا نیم گرم کر کے باندھنا چاہیے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ ایک عورت میرے مطب میں آئی جس کو چار ماہ سے دردِ سر کی بیماری تھی۔ اس کو درد دورے سے آتا تھا۔ حیض وغیرہ کی کوئی خرابی نہ تھی۔ اس لیے وجہ تو معلوم نہ ہو سکی کہ یہ درد کیوں ہے۔ مگر خدا پر بھروسہ کر کے دُودھ سے ہی علاج کیا گیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ دُودھ سے ہی ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کے حساب سے دن میں تین مرتبہ تکمید کر دی گئی۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے بغیر کسی مزید علاج کے بفضلہ پوری طرح سے صحت ہو گئی۔

دردِ شقیقہ:۔

یہ بھی دردِ سر کی ایک موذی قسم ہے۔ جس میں سر کے نصف حصہ میں مریض کو بے حد شدت سے درد ہوتا ہے۔ مریض روشنی کی جانب نہیں دیکھ سکتا۔

نسخہ نمبر ۱:۔ اس کا نہایت اعلیٰ علاج یہ ہے کہ مریض کو دو روز تک تمام غذاؤں سے روک کر محض دُودھ اور جلیبی کھانے کو دیں۔ امید غالب ہے کہ آرام ہو جائے گا۔ اس سے کئی وجوہات سے پیدا شدہ دردِ شقیقہ دُور ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ گائے کے آدھ سیر دُودھ میں مغز بادام ۱ تولہ کے چھوٹے

چھوٹے ٹکڑے بنا کر ڈالیں۔ اور بدستور معروف کھیر بنا کر اور مصری شامل کر کے کھلائیں۔ اس کی چند خوراکوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ دردِ شقیقہ سے نجات مل جاتی ہے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ گائے کے دُودھ کا کھویا بنا کر اس کے پیڑے بنائیں۔ اور مریض کو باقی تمام چیزوں سے پرہیز کرا کر پیڑے کھلایا کریں۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ شقیقہ کی اذیت ناک بیماری سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

ضُعفِ دماغ

یہ ایک ایسی بیماری ہے۔ جس سے سر درد، نزلہ و زکام، نسیان وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہم ذیل میں ضعفِ دماغ کے لیے دو ایک چٹکلے عرض کرتے ہیں۔

ھُوالشافی نسخہ نمبر ۱:۔ یہ ایک حکیمانہ طریقہ ہے۔ بکری کے دُودھ میں اُن اشیاء کی تاثیر سرایت کر جاتی ہے جو بکری کو چرائی جائیں۔ چنانچہ ہم اس کا موقعہ بموقعہ بیان کریں گے۔ یہاں چونکہ ہم نے تقویت دماغ کے لیے بکری کے دُودھ کو استعمال کرانا ہے۔ لہٰذا ایسے حضرات کو جو مغزیات (مغز بادام، اخروٹ، پستہ وغیرہ) کو زیادہ مقدار میں نہ کھا سکتے ہوں۔ چاہیئے کہ ایک نہایت عمدہ صحت کی بکری لے کر اس کو حسب دلخواہ مغزیات کھلانا شروع کر دیں۔ اور اس کا دُودھ پیتے رہیں۔ پھر دیکھیں کہ یہ دُودھ کس طرح دماغ کو قوت دے کر آبِ حیات ثابت ہوتا ہے۔

حکایت نسخہ نمبر ۲:۔ مہاراجہ کرم سنگھ آنجہانی والیٔ ریاست پٹیالہ کے متعلق میرے ماموں حکیم معزالدین صاحب قریشی نے بتایا کہ اُن کے لیے ایک بکری کو مغزیات ہی کھلائے جاتے تھے۔ اور وہ دُودھ اس قسم کا ہوتا تھا کہ آگ پر رکھنے سے

تمام کا تمام بالائی بن جایا کرتا تھا۔ لہٰذا جو صاحب اس کی توفیق رکھتے ہوں وہ ضرور اس ترکیب سے فائدہ حاصل کریں۔ مشہور رہنما گاندھی جی بھی اپنی بکری کو مغزیات کھلا کر اس کا دُودھ استعمال کرتے تھے جو انتہائی مقوی دماغ تھا اور مشہور ہے کہ رکھا تھا کہ وہ صرف دُودھ پہ گزارہ کرتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۳:۔ عورت کا دُودھ لے کر اس میں کپڑا تر کر کے مریض کے سر پہ رکھیں۔ اور گھنٹہ گھنٹہ بعد تبدیل کرتے رہیں تو چند روز میں دماغ طاقتور ہو جاتا ہے۔

بے خوابی:۔

نسخہ نمبر ۱:۔ بے خوابی کے مریض کے سر پہ عورت کے دُودھ سے کپڑا تر کر کے رکھا جائے۔ نیز اس کے ہاتھ پاؤں کے تلوؤں پہ مالش کی جائے تو بفضلہ تعالیٰ نیند آنے لگتی ہے۔ بے حد مؤثر چیز ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ اگر بجائے عورت کے بکری کے دُودھ سے کام لیا جائے تو اس سے بھی مریض کو نیند آجاتی ہے۔ مگر اس صورت میں پیشانی پہ بھی دُودھ سے تر کپڑا رکھنا چاہیئے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ ایک مریض بعمر ۱۸ سال میرے مطب میں آیا۔ جس کو سہر یعنی بے خوابی کا عارضہ تھا۔ نیند بہت ہی کم آتی تھی۔ زیادہ عرصہ کروٹیں بدلتے گزرتی تھی۔ اس کو کہا گیا کہ سر اور ٹانگوں پہ دُودھ کی تکمید تین مرتبہ کرائے۔ چنانچہ ایسا کرتے سے پہلے ہی روز کافی نیند آئی۔ اور یہ ہی علاج ایک ہفتہ جاری رہنے سے بالکل شفا ہو گئی۔ (علوی)۔

نسیان :۔

ھوالشافی :۔ گائے کا دُودھ نسیان کو دُور کرنے کے لیے بہت مفید ہے خصوصاً ایسے بچّوں کے لیے جو کہ بہت کند ذہن ہوں ۔ آبِ حیات ہے ۔ اگر دُودھ کے ساتھ ۲ رتی دار چینی بھی چبائی جائے تو اور بھی مفید ہے ۔ اسی طرح الائچی خورد کھلا کر اُوپر سے دُودھ پلانا بھی مفید ہے ۔

مالیخولیا یعنی پاگل پن :۔

عقل ہی وہ بیش قیمت جوہر ہے جس نے اِنسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز بنا کر اشرف المخلوقات کا رتبہ دیا ۔ یہ عقل ہی کی کرشمہ کاری ہے ۔ کہ ایک ڈیڑھ گز کا انسان ہاتھی ایسے دیو ہیکل اور شیر ایسے شہ زور جانوروں کو قابو میں کر کے اپنے حسب منشا ناچ نچانے لگتا ہے ۔ عقل کی بدولت برق رفتار ریلیں اور باد رفتار طیارے کے تحیّر خیز و تعجب انگیز وجود منصّۂ شہود پر رُونما ہوئے ۔ عقل ہی کی طفیل سے اِنسان اپنے دوست دُشمن کو پہچانتا اور بُری بھلی چیزیں تمیز کرتا ہے ۔ اگر خدانخواستہ اِنسان سے یہی جوہر چھن جائے ۔ تو وہ حیوان سے بدتر ہو جائے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے طبیبِ اعظم (فداہ ابی وامی و رُوحی) نے پاگل پن سے پناہ مانگی ہے ۔

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ دُودھ مرض مالیخولیا کے لیے ایک ہی اکسیر اور تریاقِ اعظم ہے ۔ البتہ اس میں بھی شبہ نہیں کہ مفید ضرور ہے ۔ چنانچہ ہم اس مرض کے لیے دو نسخے پیش کرتے ہیں ۔ جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ دُودھ سے کس طرح دیوانے اور عقل سے بے بہرہ شخصوں کو شفا ہوتی ہے ۔

حکایت نسخہ نمبر ۱ :۔ (مشرقی پنجاب) بگھا پالیا ایک گاؤں ہے ۔ جہاں

ایک صاحب محض دیوانوں کا علاج کرتے ہیں۔ چونکہ علاج کامیاب ہے۔ لہٰذا دس دس پاگل زنجیروں میں جکڑے ہوئے حکیم صاحب کے پاس ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

حکیم صاحب چالیس روپے سے کم کسی مریض سے چارج نہیں کرتے۔ بہرکیف آپ پاگل پن کے مشہور معالج ہیں۔ اور اسی ایک علاج کے ذریعہ اپنی زندگی کے دن بڑی اچھی طرح گزار رہے ہیں۔ چونکہ میری طبیعت میں ہردم انکشاف نسخہ جات کی ہوس سمائی رہتی ہے۔ لہٰذا ان کا طریق علاج بصد مشکل معلوم کیا۔ اور اب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

اگر مریض کے بدن میں خون کی زیادتی معلوم دے۔ تو اعضا کی رگیں چھوڑ کر خون نکلوا دیا جاتا ہے۔ اور پھر ماء الجبن شروع کرا دیا جاتا ہے۔ ماء الجبن کے بہت سے طریقے کتابوں میں لکھے ہوئے ملتے ہیں۔ ہم ان میں سے ایک طریقہ نیچے کی عبارت میں لکھتے ہیں۔ جو کہ مالیخولیا اور خفقان کے لیے مفید ہے۔

ماء الجبن کا طریقہ:۔

ایک ایسی بکری لیجیے جو کہ تندرست ہونے کے علاوہ احمر قانی رنگت کی صفت سے متصف ہو۔ یعنی اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہو۔ ایسی بکری کا سیر بھر دودھ لے کر مٹی کی ہانڈی میں ڈالیں۔ اور اس میں چار تولہ سرکہ انگوری ملا کر آگ پر رکھیں۔ اور جنگلی انجیر کی لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب دودھ پھٹ جائے۔ تو چھان کر پانی میں مصری ملا کر سرد کر کے پلائیں۔ اور مریض کے بدن پر پنیر کی مالش کرائیں۔ اسی طرح چالیس روز تک عمل جاری رکھنے سے بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ مریض کے سر کے بال اُترواکر اُس پر کھدر کی تہہ کر کے

پارچہ رکھیں۔ اور بکری کے دُودھ سے تر کرتے رہیں۔ کم از کم روزانہ بارہ گھنٹہ تک سر کو تر رکھیں۔ گو یہ ایک سہل سا چٹکلہ ہے۔ مگر تجربہ پر بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس سے مرض کا قلع قمع نہ ہوگا۔ تو سکون ضرور ہو جائے گا۔

مرگی:۔

ھوالشافی:۔ یہ نہایت ہی موذی اور لرزہ خیز بیماری ہے جس کے تریاق بہت کم ہیں۔ میرے تجربہ میں تو نہیں آیا۔ البتہ ایک حکیم صاحب نے جو کہ نہایت قابل تھے لکھا ہے۔ کہ تین پاؤ اونٹنی کا دُودھ بالکل تازہ بتازہ لے کر مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر اور اس میں سرکہ انگوری چار تولہ ملا کر جوش دیں۔ اور دُودھ کے پھٹ جانے پر چھان کر شربت زوفہ چھ تولہ ملا کر صبح کے وقت روزانہ پلایا کریں۔ اور ہر دو وقت آٹھ سے دس ماشہ تک روغن بادام روٹی سے کھانے کی ہدایت کریں۔ انشاء اللہ اسی سے مرگی کے مریض کو صحت ہو جاتی ہے۔

سرسام:۔

سرسام ایک مُہلک بیماری ہے۔ جس سے ہزاروں انسان دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو سدھار جاتے ہیں۔ اس کی مفصّل تشریح اور اقسام کا ذکر تو **کنز المجربات** میں کیا گیا ہے۔ یہاں ایک طریقہ لکھتے ہیں۔ جس سے سرسام کا علاج دُودھ سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

مجھے ایک مریض کے ملاحظہ کے لیے طلب کیا گیا۔ جس کو سخت بخار تھا اور وہ شدتِ بخار سے ہذیان بکتا۔ اور بستر سے بھاگنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور سرسامی حالت ہو رہی تھی۔ میں نے تیمارداروں کو ہدایت کر دی کہ سر اور ٹانگوں پر آدھ

گھنٹہ تک تکمید کریں۔ چنانچہ اتنے عرصہ میں بفضلہ تعالیٰ سرسام سے آرام ہو گیا دیکھئے ایک شدید بیماری کے لیے کتنا آسان نسخہ ہے۔ (علوی)

نوٹ:۔ میری رائے میں یہ تدبیر سرسام غیر حقیقی کے لیے ہی مفید ہے۔ جو کہ بخار کی شدت کے تابع ہوتا ہے۔ اور بخار کی حدت (تیزی) کم ہو جانے پر خود بخود دُور ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ دُودھ بخار کی حدت کم کرنے میں مُسلّمہ ہے۔ لہٰذا سرسام غیر حقیقی (تابع بخار) کے لیے مفید ہے۔ (مؤلّف)

بَال چَر:۔

اس مرض میں بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بالوں کے مقام پر پھنسیاں سی نکلنے لگتی ہیں۔ اس مرض کے لیے بھی دُودھ مفید ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ جناب ڈاکٹر سردار علی صاحب نے تجربہ فرمایا ہے۔ کہ میں نے ایک مریض کو دیکھا جس کی ڈاڑھی میں خارش تھی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کی بائیں جانب ٹھوڑی کے برابر پھنسیاں نمودار ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس مرض کو بَال چَر تشخیص کر کے بال کٹوا کر دن میں تین دفعہ دُودھ کی تکمید کی ہدایت کر دی۔ فی بار ڈیڑھ گھنٹہ تکمید کی جاتی تھی۔ چنانچہ یہ علاج پندرہ دن تک جاری رکھا گیا تو بفضلہ تعالےٰ مرض کا قلع قمع ہو گیا۔

گنج:۔

گنج کے لیے بھی دُودھ ایک لاثانی شے ہے۔ مگر علاج کے لیے ذرا مہلت درکار ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں اُگ آئے۔ ایسے لوگ اس علاج کو شروع ہی نہ کریں۔

ھُوالشَّافِی: ۔ ایک مریض گنج کے سر کو پہلے سات روز تک نیم کے جوشاندہ سے دُھلوا کر جست کی مرہم لگوائی گئی ۔ مگر اس سے ذرا بھر فائدہ نہ ہوا ۔ پھر توکل بخلا کچے دُودھ کی تکمید کرائی گئی ۔ جس سے ایک ہفتہ میں قدرے افاقہ کی صورت نظر آنے لگی ۔ پھر مسلسل ایک مہینہ تک یہی عمل جاری رکھا گیا ۔ تو سر پر پیپڑی سی جم گئی ۔ اور آٹھ دن کے بعد پیپڑی اُتر گئی ۔ احتیاطاً پندرہ دن تک تکمید کا سلسلہ اور جاری رہا ۔ تو بفضلہ تعالیٰ بالکل صحت ہو گئی ۔ اور ڈیڑھ ماہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ گنج سے صحت ہو گئی ۔

تیسرا باب

آنکھوں کی بیماریاں

آنکھوں کی بیماریوں کے لیے بالواسطہ یا بلاواسطہ جس طرح دُودھ سے دوا کا کام لیا جاتا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔ مطالعہ فرما کر فیضیاب ہوں۔

دردِ چشم:۔

نسخہ نمبر ۱:۔ کچے دُودھ کو بلو کر مکھن نکال لیں۔ اور اُس دُودھ کے چند قطرے پچکاری کے ذریعہ آنکھ میں ڈالیں۔ رمدِ چشم و سُرخی وغیرہ کے لیے بفضلہ تعالیٰ مفید ہے۔ مگر بغیر مکھن نکالے ہوئے دُودھ کو استعمال کرنا مفید نہیں ہے (علوی)

نسخہ نمبر ۲:۔ جب کسی طرح آنکھوں کے درد میں کمی واقعہ نہ ہوتی ہو تو چاہیئے کہ لڑکی والی عورت کا دُودھ لے کر اس کے دو قطرے آنکھوں میں ٹپکا دیں بفضلہ تعالیٰ فوراً درد، ٹیس، جلن وغیرہ سے آرام ہو کر تسکین ہو جائے گی۔

جالا و پھلی:۔

نسخہ نمبر ۱:۔ عورت کا دُودھ پھلی و جالا کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ اس کی سیدھی سادھی ترکیب تو یہ ہے۔ کہ تازہ دُودھ لے کر دو دو قطرے آنکھوں میں ڈالا کریں۔ ہاں البتہ اس کو حکیمانہ طریق پر دوا بنانا مقصود ہو تو چاہیے کہ پوست، ریٹھہ یا بارہ سنگے کا سینگ کوٹ کر اور باریک پیس کر اس میں عورت کا دُودھ شامل کر کے پیسیں۔ اور لمبی لمبی بتیاں بنا کر بحفاظت رکھیں۔ اور بوقت ضرورت پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھوں میں لگوائیں۔ چند روزہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ

شرطیہ پُرانے سے پُرانے پھوڑے و جالے کو آرام ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲: ۔ دھنی ہوئی روئی کا پھایہ بکری کے دُودھ سے بھگو کر پانی کے کورے گھڑے پر رکھ دیں۔ اور پانچ چھ گھنٹہ کے بعد پھایہ اُٹھا کر آنکھ پر رکھ کر باندھ دیں۔ اور دو گھنٹہ کے بعد کھول ڈالیں۔ آنکھ چار گھنٹہ کھُلی رہنے دیں۔ اور پھر باندھ لیں۔ بعد ازاں رات کو باندھنے کی ہدایت کر دیں اور تمام رات باندھے رکھیں اس سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد درد چشم وغیرہ کو آرام ہو جاتا ہے۔ مجرب ہے۔

ایک عجیب و غریب تحیّر خیز و تعجّب انگیز سُرمہ

جس سے اندھیرے میں روز روشن کی طرح نظر آنے لگتا ھے

یہ نسخہ آزمایا تو نہیں گیا۔ البتہ اکثر کتابوں میں لکھا ہوا نظر پڑا ہے۔ ممکن ہے کہ درست ہو۔ شائقین حضرات تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

بلّی کا دُودھ ا تولہ کو کھرل میں ڈال کر ا ماشہ اسی بلّی کا پِتّہ (مرارہ) ملا کر کھرل کریں یہاں تک کہ ہر دو اشیاء خشک ہو جائیں۔ بس سُرمہ تیار ہے۔

اگر اس سُرمہ کو رات کے وقت آنکھوں میں لگا کر اندھیرے میں جائیں تو تمام چیزیں اندھیرے میں پڑی ہوئی مثل روز روشن نظر آنے لگتی ہیں۔ جس طرح بِلّی اندھیرے میں بخوبی دیکھ سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں بھی اثر ہو۔ (مؤلف)

چوتھا باب

ناک اور کان کی بیماریاں

نکسیر پھوٹنا:۔

جب ناک کی رگیں خون سے پُر ہو کر پھٹ جاتی ہیں۔ تو خون ناک کی راہ بہہ نکلتا ہے۔ اگر خون کی رنگت سیاہ ہو تو اس کے بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے۔ ہاں سُرخ نمودار ہونے کی صورت میں ذیل میں چند نسخہ جات لکھے جاتے ہیں۔ جن سے خون بآسانی بند کیا جا سکتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱۔ ہُوالشّافی:۔ گدھی کا دُودھ حسبِ خواہش لے کر مریض کے سر پر مالش کیا کریں۔ تاکہ کم از کم دو گھنٹہ تک مریض کا سر گیلا رہے۔ چھ سات روز کی مالش کرنے سے بفضلہ تعالیٰ خون پھر نہ آئے گا۔ نہایت اکسیری نسخہ ہے۔ مگر دُودھ تازہ لینا چاہیئے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ جناب پنڈت کرشن دیال جی وئید مالک ہندوستانی دواگھر امرتسر رقمطراز ہیں کہ اگر مریض نکسیر کو بکری کا ایسا تازہ دُودھ پلایا جائے جس کی اصلی حرارت زائل نہ ہو چکی ہو تو اس سے بفضلہ تعالیٰ نکسیر کا خون آنا بہت جلد بند ہو جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس دُودھ، گھی ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔ عورت کے دُودھ کو نسوار کے طور پر سونگھانا بھی نکسیر کو بند کرتا ہے۔

ناک کے نتھنوں میں ورم:۔

ہُوالشّافی:۔ اس بیماری کو ایک قسم کا زکام ہی خیال کیجئے۔ اس کے لیے بھی

دُودھ مفید ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ مریض کو دُودھ بطور نسوار ناک کی راہ سونگھائیں اور دُودھ کے ہی غرارے کرائیں۔ اس سے انشاء اللہ بہت جلد آرام ہوگا۔

کان درد

چونکہ کان دماغ کے متصل واقع ہے۔ اس لیے یہ درد بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اور اپنی المناکی اور درد انگیزی سے مریض کو لوٹ پوٹ کر دیتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱:۔ اگر گرم دُودھ کے بخارات کان میں دیئے جائیں تو اس سے بھی درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔ مگر ہَوا سے محفوظ جگہ میں بخارات لینے چاہئیں۔

نسخہ نمبر ۲۔ ہُوالشّافِی:۔ بکری کا دُودھ اور اس کے ہم وزن سرکہ ملا کر نیم گرم کر کے چند قطرے کان میں ڈالیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ دو منٹ میں تڑپتا و بلکتا ہوا مریض سکون حاصل کر لیتا ہے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ اگر لڑکی والی عورت کے دُودھ میں قدرے افیون حل کر کے اور نیم گرم کر کے کان میں ڈالیں۔ تو بفضلہٖ تعالیٰ درد بند ہو جاتا ہے۔ مُجرب المجرب ہے۔

کان میں پھنسی:۔

اگر کان میں پھنسی نکل آئے۔ تو بے حد تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ پھنسی کا نکل آنا خود ہی موذی ہے۔ تو پھر کان ایسے نازک مقام پر نکل کر "تو کریلا اور پھر نیم چڑھا" کی مصداق بن جاتی ہے۔ اس سے کان میں شدت سے درد ہونے لگتا ہے اس کے لیے ہم اپنے فاضل دوست ڈاکٹر صاحب کا تجربہ شدہ نسخہ پیش کرتے ہیں۔

ہُوالشّافِی:۔ کان میں دُودھ ڈال کر سوراخ کو روئی کے پھاہے سے بند کر دیں۔

اور اسی طرح دن میں تین مرتبہ نیا و تازہ دُودھ بدلتے رہیں امید ہے۔ کہ بہت جلد افاقہ ہو جائے گا۔

کان سے پیپ آنا:۔

اگر کان سے پیپ آنے لگے تو وہ بمشکل تمام ٹھیک ہوتی ہے ۔ اس کے لیے ہم ذیل میں ایک دو نہایت ہی اعلیٰ چٹکلے پیش کرتے ہیں ۔

نسخہ نمبر ۱:۔ پہلے کان کو ہائیڈروجن پر اوکسائیڈ (H_2O_2) یا جوشاندہ نیم سے صاف کر لیں۔ اور پھر روزانہ دو وقت تازہ دُودھ کان میں ڈال کر روئی سے بند کر دیا کریں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں لازمی طور پر شفا ہو گی۔ بہت مؤثر مگر آسان نسخہ ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ ہُوالشافی:۔ عورت کا دُودھ ڈالنا بھی بے حد مؤثر ہے۔ بلکہ زیادہ مفید ہے۔

نوٹ:۔ جہاں محض دُودھ لکھا ہو۔ وہاں بکری یا گائے یا بھینس کا جو بھی دودھ ملے۔ کام دے سکتا ہے۔

پانچواں باب

مُنہ، دانت اور حلق کی بیماریاں

مُنہ کا ورم اور آبلے :۔

مُنہ میں آبلے پڑ جانے کے متعدد وجوہات ہیں۔ ہر قسم کے آبلوں کے لیے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مفید د آسان چٹکلہ لکھا جاتا ہے۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

ہُوالشّافِی:۔ دن میں تین مرتبہ کچے دُودھ کے غرارے کرائیں۔

گوشت خورہ :۔

خدا بچائے یہ مرض نہایت ہی مکروہ اور موذی ہے۔ مندرجہ ذیل طریقہ سے بفضلہ تعالیٰ ایسی حالت کے مریضوں کو بھی شفا ہو جاتی ہے۔ جب مسوڑھوں کا گوشت گل گیا ہو اور دانت ہلنے لگ گئے ہوں۔

ہُوالشّافِی:۔ مریض کو ہرنی کے دُودھ سے غرارے (کلیاں) کرائیں۔ اس سے انشاء اللہ تین چار دن میں ہی صحت ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ گو تلاش کرنے والوں کے لیے ہرنی کا دُودھ حاصل کرنا کوئی مشکل چیز نہیں ہے۔ لیکن تاہم بکری کا دُودھ بھی مفید ہے۔ مگر فائدہ بہت مدت میں ہوتا ہے۔

خناق :۔

یہ ایک نہایت موذی اور مہلک بیماری ہے۔ جس سے چنگا بھلا جیتا جاگتا

انسان دم گھٹ کر راہی مُلکِ عدم ہو جاتا ہے۔ اس کے مریض کا حلق اس قدر سُوج جاتا ہے کہ پانی تک اندر گزرنے سے رُک جاتا ہے۔ بلکہ سانس بھی تنگی سے آتا ہے۔

ہُوالشَّافِی:۔ دُودھ کے غرارے کرنا اور دُودھ ہی سے تکمید کرنا ورم لہات اور خناق تک کو مفید ہے۔ اگر گدھی کے دُودھ سے غرارے کرائے جائیں تو نسبتًا جلد فائدہ ہوتا ہے۔

خنازیر:۔

یہ وہ بیماری ہے جس میں مبتلا ہو کر مریض گھل گھل کر جان دے دیتا ہے۔ بالعموم خنازیر کے بیمار سل اور دق میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ سل اور خنازیر کے جراثیم (بقول اطبائے جدید) ایک ہی ہوتے ہیں۔ جب اُن کا حملہ گلے سے اُتر کر پھیپھڑوں پر جاتا ہے۔ تو مریض سل و دق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ مرض آسانی سے علاج پذیر نہیں ہوتا۔ ذیل میں ایک نسخہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ نسخہ علوی صاحب کا تجربہ شدہ ہے۔ مگر یہ اس وقت فائدہ کرتا ہے جب خنازیر کی گلٹیاں پھوٹ چکی ہوں۔ بغیر پھوٹی ہوئی گلٹیوں پر اس کا چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔

ہُوالشَّافِی:۔ دن میں تین دفعہ دُودھ سے تکمید کریں۔ جو فی مرتبہ دو گھنٹہ سے کم نہ ہو۔ اس سے لگاتار پندرہ بیس روز میں بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جاتا ہے۔ دیکھئے ایک شدید اور عسر العلاج مرض کے لیے کیسا سادہ نسخہ ہے۔

حلق کا زخم:-

اگر حلق کے اندر آبلے یا زخم ہو گئے ہوں - اور وہ کسی طرح ٹھیک ہونے میں نہ آتے ہوں تو مریض کو بکری کے دُودھ کے غرارے کرائیں - اس سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد آرام کی صورت پیدا ہو کر صحت ہو جاتی ہے - یہ نسخہ شیخ بو علی سینا نے اپنی مشہور و معروف کتاب قانونِ شیخ میں لکھا ہے -

نوٹ:- علیٰ ہذا القیاس زبان کے پکنے اور پھٹ جانے کے لیے بھی بکری کے دُودھ کے غرارے کرنا بہت مفید ہے -

چھٹا باب

سینہ و پھیپھڑے کی بیماریاں

سینہ و پھیپھڑے کی بیماریوں کے ضمن میں نفث الدم، ذات الجنب، کھانسی کالی کھانسی اور دمہ کا ذکر کیا جائے گا۔ ملاحظہ فرما کر فائدہ حاصل کریں۔

نفث الدم:۔

ھوالشافی:۔ اگر مریض کے کھانسنے سے خون برآمد ہوتا ہے مگر وہ پھیپھڑے کا نہ ہو۔ تو اس کے لیے بھیڑ کا دودھ بہت مفید دوا ہے۔ روزانہ حسب منشا پلانا چاہیئے۔

کھانسی:۔

نسخہ نمبر ا:۔ گرمی سے ہونے والی کھانسی کے لیے بکری کا تازہ بتازہ دودھ جس کی قدرتی حرارت ابھی زائل نہ ہوئی ہو۔ مصری ملا کر پلانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ کھانسی کے لیے اونٹنی کا دودھ بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ مگر تازہ ہونا چاہیے۔

کالی کھانسی:۔

یہ ایک نہایت شدید اور تکلیف دہ بیماری ہے۔ جس میں بالعموم بچے ہی مبتلا ہوتے ہیں۔ اس کا عجیب و غریب نسخہ بچوں کی بیماریوں میں لکھا جائے گا۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

دمہ:-

کئی خوش قسمت لوگوں نے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیا- اور خدا کی مہربانی سے بالکل تندرست ہو گئے - میرے سامنے کئی اشخاص نے اس کی تصدیق کی ہے- مگر اس کے استعمال کرنے کے اہل دیہاتی لوگ ہی ہوتے ہیں- نازک طبع و امیر لوگوں کو یہ دوا ہضم ہی نہیں ہوتی-

نسخہ نمبر ۱ - ہُوالشّافی:- بُوری بھینس جب پہلی مرتبہ بچہ دے تو اس کا پہلا دُودھ (کھیس) تمام کا تمام مریض کو پلائیں- بس یہی نسخہ ہے جس کو بعض لوگوں نے حکیمانہ سانچے میں بھی ڈھال لیا ہے- چنانچہ پہلی مرتبہ کے دُودھ کو لے کر خشک کر کے رکھ دیں- اور باریک پیس کر سفوف بنا لیں-

خوراک:- ایک چمچہ ہمراہ گرم پانی کے دیا کریں- کہتے ہیں کہ یہ بھی بہت مفید ہے- واللہ اعلم-

دمہ کا دورہ روکنے کی سادہ ترکیب

مریض دمہ کا حال جو دورہ کے وقت ہوتا ہے- اس کا نقشہ بیان کرنا ناممکن امر ہے بس یہی سمجھ لیجئے کہ بعینہٖ جان کنی کی سی حالت ہوتی ہے مریض کبھی اٹھتا ہے کبھی کھڑے ہو کر آگے جھکتا ہے- کہ کسی طرح سانس آسانی سے آئے- لیکن کامیابی نہیں ہوتی- اس وقت کی تکلیف سے رستگاری حاصل کرنے کے لیے ہم ایک سادہ سی ترکیب لکھتے ہیں:-

نسخہ نمبر ۲ - ہُوالشّافی:- دس عدد مویز منقّیٰ لے کر دس تولہ دُودھ گائے

اور دس تولہ پانی میں ملا کر اس قدر اُبالیں۔ کہ پانی جل کر محض دُودھ باقی رہ جائے۔ اب اس کو چھان کر پلائیں۔ ان شاء اللہ فوراً دَرد رُک جائے گا۔

نوٹ:۔ محض گرم دُودھ کا پلانا بھی مفید ہے۔

ذات الجنب و نمونیا:۔

گو ذات الجنب و نمونیا دو علیحدہ علیحدہ امراض ہیں۔ مگر ہم ذیل میں ایک نسخہ لکھتے ہیں۔ جو کہ ہر دو امراض کے لیے مفید ہے۔

گو اس میں شبہ نہیں ہے۔ کہ مرض نمونیا بے حد خطرناک بیماری ہے۔ اس سے لاکھوں جانیں سالانہ تلف ہو جاتی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دودھ کی تکمید اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے بے نظیر شے ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر ہم دو شہادتیں پیش کر کے ثابت کرتے ہیں کہ نمونیا کے لیے دُودھ کی تکمید بے حد مفید شے ہے۔

شہادتِ اوّل:۔

"از ڈاکٹر اے گرگونیا ابتیریا اٹلی از میڈیکل ڈائجسٹ بمبئی"

پلوریسی (ذات الجنب) اور نمونیا (ذات الریہ) میں کچے دُودھ کی تکمید بہت حد تک بخار کو کم کرتی ہے۔ اور درد کو فائدہ دیتی ہے۔ مسکن ہے۔ اور مرض کو جلدی آرام دینے والی ثابت ہوتی ہے۔

نیز پسلیوں کے درمیان گوشت کے اندر درد اور کھچاوٹ ہو تو وہ بھی اس سے دُور ہو جاتا ہے۔

دوسری شہادت:۔

جناب ڈاکٹر سردار علی خاں صاحب علوی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مریض ذات الجنب

کو اندرونی طور پر کھانسی کے لیے ایک دوا دی گئی اور بیرونی طور پر درد کو روکنے کے لیے دُودھ کی تکمید کرائی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ تین دن میں بالکل شفا ہو گئی۔ اور بعد ازاں ایک مریض نمونیا کا دیکھا گیا۔ جس کو ۱۰۴ درجہ کا بخار تھا۔ اور بلغم لیس دار زنگاری رنگ کا خارج ہوتا تھا۔ کھانسی بڑی شدّت سے آتی تھی۔ اس کو صرف تکمید دُودھ سے کرائی گئی۔ دن میں ایک مرتبہ اور رات کو تین دفعہ، ہر مرتبہ ۱ گھنٹہ تک۔ مریض کی تکلیف پہلے دن ہی رفع ہو گئی۔ مگر مکمل آرام چار دن میں ہوا۔

نمونیا مزمن :۔

علیٰ ہذا القیاس مزمن نمونیا کا مریض بھی دیکھنے میں آیا جس کو انٹی فلوجسٹین کا لیپ کرنے اور اندرونی طور پر مکسچر نمونیا کے پلانے سے بھی کوئی افاقہ کی صورت پیدا نہ ہوئی تھی۔ آخر الامر اس کو بھی دُودھ کی تکمید کرائی گئی۔ دن میں چار مرتبہ فی بار ایک گھنٹہ۔ بارہ دن میں خدا کی مہربانی سے آرام ہو گیا۔ احتیاطاً ایک ہفتہ مزید علاج جاری رکھا گیا۔

ساتواں باب

معدہ اور آنتوں کی بیماریاں

ورم معدہ:۔

اگر معدہ میں ورم آگیا ہو تو ایسی حالت میں مقام معدہ پر دُودھ کی تکمید نہایت ہی مفید تدبیر ہے۔ کھانے کے لیے چوبیس گھنٹہ تک دُودھ کے سوا کچھ نہ دینا چاہیئے۔ بعد ازاں دُودھ چاول، کھچڑی، اور پھر آہستہ آہستہ روٹی وغیرہ دینا چاہیئے۔ ورم معدہ ایک مشکل سے جانے والی بیماری ہے۔ مگر دُودھ کی تکمید سے بفضلہ تعالیٰ اس سے آرام ہو جاتا ہے

قے:۔

قے کو بند کرنے کے لیے بھی دُودھ کی تکمید نہایت ہی مفید تدبیر ہے۔ کھانے کو چوبیس گھنٹہ تک دُودھ کے سوا کچھ نہ دینا چاہیئے۔ بعد ازاں دُودھ چاول، کھچڑی، اور پھر آہستہ آہستہ روٹی وغیرہ دینا چاہیئے۔

پلاتے کو دُودھ ٹھنڈا کر کے گھونٹ گھونٹ پلانا چاہیئے۔ اِن شاء اللہ قے بند ہو جائے گی۔

ہچکی:۔

ہچکی اگر دیر تک نہ تھمے تو باعثِ اذیت بن جاتی ہے۔ اس کو بند کرنے کے لیے عورت کے دُودھ کی نسوار دینا ایک بالکل آسان مگر مؤثر تدبیر ہے۔

بھوک نہ لگنا:۔

تمام دُودھ بھوک مٹاتے ہیں۔ مگر اُونٹنی کے دُودھ سے بھوک لگتے لگتی ہے۔

کوڑی کا درد:۔

خدا بچائے بہ بہت تکلیف دِہ بیماری ہے۔ اس سے مریض لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ ایک لاثانی اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ جس کو سب سے پہلے غالباً حکیم الٰہ بخش صاحب سنیاسی نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ اور پھر متعدد کتب میں لکھا گیا۔ میرا اپنا بھی مجرب ہے۔

ھُوالشّافی:۔ اُونٹنی کا ڈیڑھ سیر دودھ لے کر ایک کوری ہانڈی میں ڈالیں مگر ہانڈی اتنی بڑی ہو جس میں ۵ سیر دُودھ آ سکتا ہو۔ نیز دوا بنانے سے پیشتر چوبیس گھنٹہ تک ہانڈی کو پانی سے پُر کر کے رکھیں۔ پھر اس میں دُودھ ڈال کر شبشہ نمک ۸ تولہ میدہ کی طرح باریک پیس کر ملا دیں۔ اور نہایت نرم آگ پر پکانا شروع کریں۔ نہایت ہی آرام اور سکون سے بیٹھے لکڑی وغیرہ سے ہلاتے رہا کریں۔ اگر چھوڑ کر ایک منٹ بھی ایک طرف ہوئے تو تمام دوا اُبل کر نکل جائے گی۔ جب ایک پہر گزر جانے کے بعد دُودھ گاڑھا ہو جائے تو نہایت عمدہ زعفران ۳ ماشہ (جو دُودھ میں پیس کر رکھ چھوڑا ہو) ملا دیں۔ اور پکائیں۔ مگر آگ نہایت مدہم رکھیں۔ ورنہ داغ لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ جب دیکھو کہ کھویا تیار ہو گیا ہے تو اُتار لیں۔ سرد ہونے پر خود بخود خشک ہو جائے گا۔ سنبھال رکھیں۔ بس دوا جو کہ مانند تریاق اعظم ہے۔ تیار ہے۔

ترکیب استعمال: ۱ ماشہ سرد پانی کی دو گھونٹ سے کھلائیں۔ بفضلہ تعالیٰ فوراً درد بند ہو جائے گا۔ اگر مرض دیرینہ ہو۔ تو تیسرے پہر ۱ ماشہ دے دیں۔ دُودھ، چاول

چھاچھ، توری وغیرہ سے پرہیز کریں۔

غذا:۔ گوشت کا شوربہ، کریلا، چنے کی دال کا پانی، اور چپاتی گندم وغیرہ۔

اسہال:۔

اگر مواد پتلا ہو کر زیادہ خارج ہو تو اسہال (دست) اور بار بار قبض کے ساتھ نکلنے کو پیچش (مروڑ) کے نام سے پکارتے ہیں۔ ذیل میں دونوں بیماریوں کے لیے دُودھ سے دوائیہ کام لینے کے طریق لکھے جاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱:۔ گائے کا ایسا دُودھ تقریباً آدھ سیر لیں۔ جو جوش دے کر ٹھنڈا کیا ہو۔ اب لوہے کا ایک بڑا سا ٹکڑا لے کر آگ میں خُوب گرم کر کے لال سرخ بنا لیں۔ اور پھر دُودھ میں ڈال دیں تاکہ دُودھ میں گر کر ٹھنڈا ہو جائے۔ اسی طرح سات آٹھ مرتبہ لوہے کے ٹکڑے کو لال سُرخ کر کے بجھاؤ دیں۔ اور اس دُودھ میں قدرے مصری ملا کر پلائیں۔ اس دُودھ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ دستوں کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ اگر لوہے کے ٹکڑے کی بجائے مٹی کی ٹھیکری (سفال) لے کر گرم کریں۔ اور مندرجہ بالا طریقہ کے موافق دُودھ میں آٹھ دس مرتبہ بجھاؤ دے کر پھر دُودھ کو مصری سے میٹھا کر کے پلائیں تو اس سے بفضلہ تعالیٰ دست رُک جاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۳:۔

گائے یا بکری کے آدھ سیر دُودھ میں چند ٹکڑے پتھر یا مٹی کی پُختہ ٹھیکری کے ڈال کر جوش دیں۔ اور سرد کر کے مصری ملا کر پلائیں۔ یہ اس سے بھی آسان تدبیر ہے۔

نسخہ نمبر ۴:۔ مریض کے پیٹ پر کچے دُودھ کی تکمید کریں۔ اور دو وقت دُودھ سے حقنہ کرائیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس سے بہت جلد دستوں کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

مجرّب ہے۔

پیچش :۔

نسخہ نمبر ا :۔ پیچش کے لیے بھی مرقومہ بالا علاج مفید و مؤثر ثابت ہو چکا ہے۔
بدستور سابق دو وقت حقنہ کرائیں۔ اور پیٹ پر تکمید کرائیں۔ (علوی)

نسخہ نمبر ۲ :۔ زحیر کا ضرب یعنی ایسی پیچش جس کا سبب سُدّہ پڑ جانا ہو۔ اس کے لیے بھیڑ کا دُودھ متواتر کئی روز تک پلاتے رہنا بے حد مفید ہے۔ اس سے سُدّہ کشائی ہو کر بفضلہ تعالیٰ پیچش کو بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ بچّوں کے بیان میں آئے گا۔

سنگرہنی :۔

یہ وہ مُوذی بیماری ہے۔ جب کسی کو چمٹ جاتی ہے۔ تو سنگرہنی (سنگ رہنی) یعنی ساتھ رہنے والی ہی بن جاتی ہے۔ بڑی بڑی ادویہ فیل ہو جاتی ہیں۔ مگر مریض کو فائدہ ہونے میں نہیں آتا۔ ایسی ادویہ بہت کم ہیں جن سے اس مرض کو بیخ و بُن سے اُکھاڑا جا سکے۔ لیکن تاہم یہ کہنا قطعی غلط ہے کہ اس بیماری کا کوئی علاج ہی نہیں۔ چنانچہ ہم اس سے قبل ایک نسخہ اپنی کتاب **"کنز المجربات"** میں لکھ چکے ہیں۔ جو کہ بفضلہ تعالیٰ مرض سنگرہنی کو دُور کرنے کے لیے بلا مبالغہ ایک آیت رحمت ثابت ہوتا ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ کم خرچ بالا نشین ایک مریض کو دو پیسے کی دوا کافی ہوتی ہے۔ جو صاحب مستفیض ہونا چاہیں۔ وہ کتاب **کنز المجربات** کو ملاحظہ فرمائیں۔ اب یہاں یہ بتلانا مقصود ہے کہ دُودھ بھی سنگرہنی کے لیے لاجواب شے ہے۔

مگر مشکل یہ ہے کہ بالعموم سنگرہنی کے مریض کو دُودھ کا ہضم کرنا مشکل امر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہمراہ کوئی ایسی ادویات دے دی جائیں۔ جن سے دُودھ بآسانی زیادہ

سے زیادہ مقدار میں ہضم ہونے لگے تو بیماری کو جاتے ہوئے دیر ہی نہیں لگتی۔ خصوصاً ایسے موقعہ پر جب کہ مرض دیرینہ ہو جائے۔ اس وقت مریض کو تمام اغذیات سے کنارہ کش کر کے محض دُودھ پلاتے رہنا ایک نہایت ہی مؤثر تدبیر ثابت ہوتی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ دُودھ ہضم کرانے کی کیا تدبیر ہونی چاہیے۔ لہٰذا اس کے لیے ہم چند نسخے متذرع کتاب میں پیش کر آئے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرما کر تیار کر لیں۔ خصوصاً وہ گولیاں جس میں افیون اور میٹھا تیلیہ وغیرہ اجزاء شامل ہیں بہت مفید ہے۔ ان کے استعمال سے تدریجاً دُودھ بڑھاتے بڑھاتے سیروں تک پہونچایا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض مریض دس دس اور پندرہ پندرہ سیر روزانہ تک ہضم کرنے لگتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ ایک مثیل موت بیماری کے نیچے سے مریض چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے بلکہ اس کے استعمال سے مریض ہٹا کٹا اور موٹا تازہ بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دہی بھی سنگرہنی کے لیے ایک لاجواب دوا ہے۔ ہم نے دہی کے ذریعہ بہت سے مریضوں کے علاج کیے ہیں۔ جن سے بفضلہ تعالیٰ دونوں میں ہی آرام ہو جاتا ہے۔ دہی کی ترکیب کے لیے ملاحظہ ہو "خواص دھی"۔

قولنج :۔

قولنج کے لیے دُودھ نہایت ہی مفید ہے۔ اور اکسیر الاثر دوا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک مریض کو تقریباً بیس گھنٹہ سے قولنج کا درد شروع تھا۔ اور وہ مارے درد کے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ اس وقت اس کو صابن میں ملا کر حقنہ کیا گیا۔ مگر اس سے فائدہ نہ ہوا۔ بعد ازاں تیس بوند کلوروڈین پلائی گئی مگر اس سے بھی بالکل معمولی سا فرق پڑا۔

بعدازاں دُودھ کی تکمید شروع کرائی گئی۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ فی الفور درد بند ہوگیا اور ایک گھنٹہ میں مکمل فائدہ ہوگیا۔ دیکھئے جہاں کلورو ڈین ایسی انگریزی دوا سے ڈیڑھ گھنٹہ میں کچھ فائدہ نہ ہوا۔ وہاں دُودھ کی تکمید سے فوراً آرام ہوگیا۔

آندھی آنت کی سوجن:۔

یہ درد بہت مُوذی اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ جو کہ ناف سے تقریباً دو انچ نیچے دائیں طرف ہوا کرتا ہے۔ اور دبانے سے بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اس کے بند کرنے کے لیے بھی دُودھ اکسیری صفات کا سرمایہ دار ہے۔

چنانچہ جہاں انٹی فلوجسٹین سے ذرہ بھر فائدہ نہ ہوا ہو۔ وہاں دُودھ کی تکمید سے بفضلہ تعالیٰ پہلے ہی دن فائدہ نظر آنے لگتا ہے۔ اور تین چار روز میں بفضلہ تعالیٰ مکمل صحت ہو جاتی ہے۔ (علوی)

قبض:۔

بعض طبیعتوں کو تو سوتے وقت گرم دُودھ پی لینے سے ہی صبح اجابت بافراغت ہو جایا کرتی ہے۔ مگر بعض افراد کو کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ قبض بڑھ جاتی ہے۔ انہیں چاہیے کہ دُودھ میں ا تولہ روغن بادام ملا کر پیا کریں۔ یا اُونٹنی یا بھیڑ کا دُودھ پئیں جو کہ قبض کشا ہیں۔

آٹھواں باب

دِل کی بیماریاں

دل چونکہ سلطنت بدنِ آدم میں قائم مقام سلطان عالی مقام کے ہے۔ لہٰذا اس کا مبتلاء مرض ہو جانا باعث بربادی سلطنت یعنی تمام بدن کے بیمار ہو جانے کے ہم معنیٰ ہے۔ یہاں اُن تمام بیماریوں کا بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ جن کا تعلق دل سے ہے۔ بلکہ ذیل کی عبارت میں اُن چند امراض کا ذکر کیا جائے گا جو دُودھ سے علاج پذیر ہو سکتی ہیں۔

خفقان (دِل دھڑکنا):۔

اس مرض کا مریض زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نہ ہی تو اُسے نیند پوری طرح آتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی کام پوری تن دہی و مستعدی سے سرانجام دے سکتا ہے۔ بس ذرا سے شور و غل اور ذرا سی مصیبت سے گھبرا جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ کوئی نہ کوئی ڈر دِل پر بھُوت بن کر مُسلط ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ مریض کو طرح طرح کے مصائب سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ اس کے لیے بہترین علاج مآء الجبن ہے۔ جس کے چالیس دن تک جاری رکھنے سے بفضلہ تعالیٰ دل کی گرمی اور ڈر وغیرہ دُور ہو کر مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

مآء الجبن کی ترکیب قبل ازیں مالیخولیا کے بیان میں لکھی جا چکی ہے۔

گرمی کی اکثر بیماریوں کے لیے ایک ہی لاثانی علاج

حکیم معزّالدّین صاحب قریشی

یہ نُسخہ صاحب ممدوح الصدر کا بارہا بار کا مجرّب ہے۔ جو کہ خاکسار راقم الحرُوف اور برادرم مکرم جناب حکیم مولوی الٰہی بخش صاحب مشہور معالج بواسیر کا بھی مجرّب ہے۔ اور گرمی کی اکثر بیماریوں کے لیے بے حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ مثلاً دل کی دھڑکن، جریان، پیاس کی زیادتی، دِل ڈوبنا، ہَول دل وغیرہ کے لیے لاثانی ہے۔ اور پھر لُطف یہ کہ نہ کوئی خاص خرچ و لاگت کی چیز ہے۔ اور نہ ہی دوا کی تیاری میں مصیبت کرنی پڑتی ہے۔

ھُوَ الشّافِی:۔

گائے یا بکری کا دُودھ آدھ سیر لے کر مٹی کے کورے کوُزے میں ڈالیں۔ اور اس کے گلے میں رسی وغیرہ باندھ کر رات کو کسی کھونٹی وغیرہ پر لٹکا دیں۔ تاکہ رات کے وقت چاند کی کرنوں کا اثر براہِ راست کوُزے پر پڑتا رہے۔ صبح کے وقت دُودھ میں مصری ۳ تولہ ملا کر اور دو چار مرتبہ دُودھ لوٹ پوٹ کر کے پلا دیں۔ بفضلہ تعالیٰ چند یوم میں مرقومہ بالا امراض سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ بار ہا بار کا مجرّب ہے۔

نوٹ:۔ اکثر لوگ ایسے معمولی چٹکلوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے نظر انداز کر دیا کرتے ہیں۔ اور ان کی برکات و فیوض سے محروم رہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہی نسخہ فائدہ میں زیادہ ہو جس پر محنت یا حقِ محنت (سرمایہ) زیادہ خرچ کرنا پڑے۔ بلکہ اکثر اوقات سہل چٹکلے اُن سے بھی بازی لے جاتے ہیں۔

نواں باب

جگر اور تلی کی بیماریاں

دردِ جگر:۔

یہ نہایت ہی شدید درد ہے۔ جس سے مریض لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ درد کی ٹیسیں نکل کر شکم پُشت اور کندھے تک جاتی ہے۔ جی متلاتا اور قیئیں آتی ہیں۔ کبھی ہچکیاں ستانے لگتی ہیں۔ ہم ذیل میں اسی دردِ جگر کا علاج بیان کرتے ہیں۔ خدانخواستہ ہمارے روئے سُخن اُن وارفتہ مزاج اور آوارۂ منش شاعروں سے نہیں جن کو کسی محشر خرام حسینہ کی نو بہ شکن اداؤں کے تیروں سے زخمی ہو کر یا کسی کی قیامت خیز فتنہ انگیز قدم کی ٹھوکر سے جگر میں درد شروع ہوا ہو۔ ایسے بیماروں کا علاج ہماری مسیحائی کے بس کا نہیں ہے۔ انہیں اُن کے عربدہ جو یا عربدہ کوش محبوبوں کی "شیریں" گفتاری کی مرہم زنگاری مبارک ہو۔ ہم اس وقت اپنے مدنیؐ پیا کی پسندیدہ مرغوب شے (دُودھ) سے مرض دردِ جگر کا علاج لکھتے ہیں۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں تڑپتا و بلکتا مریض چین حاصل کر لیتا ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ مقام جگر پر کچے دُودھ سے تکمید کرائیں۔ بفضلہ تعالیٰ چند بار تکمید کرنے سے شرطیہ آرام ہو جائے گا۔ چنانچہ علوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایک مریض کو شدت سے دردِ جگر ہو رہا تھا۔ ہم نے دُودھ سے تکمید کرانا شروع کی۔ جس سے پہلی مرتبہ ہی آرام ہو گیا۔ لیکن احتیاطاً دوسری مرتبہ بھی تکمید کرائی گئی۔

ورمِ جگر:۔

ھُوَالشَّافِی:۔ یہ بیماری بھی بڑی ضدی اور مشکل سے علاج قبول کرنے والی

ہے۔حکیموں کو علاج کرتے ہوئے مدتیں گزر جاتی ہیں۔مگر فائدہ ہوتے ہیں نہیں آتا۔
اِس سے چہرے کی رنگت مٹیالی سی ہو جاتی ہے۔اور مقام جگر میں درد ہوتا رہتا ہے۔سانس کھینچ کر آتا ہے۔اور اگر جگر بھی متورّم ہو گیا ہو تو شدت کا بخار ہو جاتا ہے۔جگر کی جگہ سُوجی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔اور سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ مریض بائیں کروٹ لیٹ نہیں سکتا۔کبھی آنکھوں میں خفیف زردی اور کبھی پوری طرح یرقان ہو جاتا ہے۔مقامِ شکر ہے۔کہ ان ہر دو صورتوں میں دُودھ کی ٹکور مفید ثابت ہوتی ہے۔اس صورت میں کچّے دُودھ سے دن میں چار مرتبہ تکمید کرانی چاہیئے۔جو ہر مرتبہ ا گھنٹہ سے کم نہ ہو۔

اِن شاء اللہ اس سے چند روز میں بشرطیکہ جگر کا ورم اُتر کر آرام ہو جائے گا۔پینے کو عرق مکو دیا جائے تو بہت جلد فائدہ ہونے کی اُمید ہے۔

استسقا :۔

یہ نہایت مہلک بیماری ہے۔جس کی ابتداء ضعفِ جگر سے ہوتی ہے۔اور پھر پاؤں منہ اور پیٹ پر ورم آجاتا ہے۔پیٹ بے حد پھول جاتا ہے۔اس کی تشریح بیان کرنے میں تو موضوعِ کتاب کی دیوار حائل ہو رہی ہے۔لہٰذا ذیل میں ایک نسخہ لکھا جاتا ہے جو کہ بفضلہٖ تعالیٰ اِستسقا کو مفید ہے۔

ہُوالشّافی :۔ مریض اِستسقا کو جب بھی بھوک اور پیاس ہو۔بس اُونٹنی کا دُودھ ہی پلایا جائے۔اگر اس قدر برداشت نہ ہو سکے۔تو کم از کم دن میں چار مرتبہ ضرور پلایا جائے دو تین ہفتہ میں بفضلہٖ تعالیٰ لازمی طور پر شفا ہو گی۔

حکیمانہ نکتہ :۔

جس اُونٹنی کو مریض کے دُودھ کے لیے منتخب کیا جائے۔اگر اس کو ان دنوں میں

پیپل، ببول، فرانس، اندرائن، کاسنی، مکو، آک، شاہترہ، زرشک، ان میں سے جو حاصل ہوں۔ اس کی پتیاں بطور چارہ کھلاتے رہیں تو اس کے دودھ کی تاثیر بیش بہا اضافہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اونٹنی کا دودھ تازہ نکال کر ہی پلانا چاہیے۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ اونٹنی کو بھی بکری کی طرح جب دل چاہے۔ دوہ لیا جاتا ہے۔

وَرم طحال:۔

یہ ایک مشہور و معروف بیماری ہے۔ جس کی اذیت دہی کا اس بات سے اندازہ لگالیں۔ کہ اس کے مریض سے کوئی بھی کام نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ ذرا سا چلنے پھرنے سے دم پھول جاتا ہے۔ اور طحال کی جگہ پہ درد ہونے لگتا ہے۔ کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ موسمی بخار کے دنوں میں سب سے پہلے اسی بیمار پہ حملہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ اس کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ ذیل میں اس مرض کو دور کرنے کے لیے چند نسخہ جات لکھے جاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ا:۔ ایک سیر دودھ گائے لے کر جوش دیں۔ جب دو تین جوش آ جکیں۔ تو اس میں ۴ تولہ قلمی شورہ ابلتے ہوئے دودھ میں ڈال کر فی الفور دودھ کو چولہے سے اُتار لیں۔ دودھ پھٹ چکا ہو گا۔ اس کا پانی کپڑے میں سے نچوڑ کر رکھ لیں جو کہ ماء الجبن کی طرح ہو گا۔

ترکیب استعمال:۔ یہ عرق تین دن میں پلائیں۔ اور مریض کو ہدایت کر دیں کہ پینے کے بعد وہ بائیں کروٹ کے بل لیٹ جائے۔ نیز ان دنوں میں غذا کھچڑی مونگ یا ارہر کی دال گھی شامل کر کے کھلائیں۔ مگر دوا پینے کے بعد دوپہر تک کچھ نہ کھانا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ تین دن کے بعد بھی پوری طرح آرام نہ ہو تو پھر سات

روز تک استعمال کرانا چاہیے۔ گھی خوب کھلاتے رہیں۔ ان شاء اللہ شرطیہ طور پر ایک ہفتہ میں تلی کا تمام ورم اتر کر آرام ہو جائے گا۔ (مفتاح الخزائن)

نسخہ نمبر ۲:۔ اگر کئی روز تک مسلسل دن میں چار مرتبہ دودھ کی تکمید کی جائے تو بفضلہ تعالیٰ چند روز میں ورم کم ہوتے ہوئے تمام کا تمام تحلیل ہو جاتا ہے۔ (علوی)

دُودھ کا ٹیکہ:۔

نسخہ نمبر ۳:۔ عظم الطحال میں دودھ مُصفّیٰ کا ٹیکہ نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس سے جو طحال بڑھ کر ناف تک آگئی ہو۔ وہ دو ہفتہ میں چار حد پانچ ٹیکوں میں اپنی طبعی حالت پہ آجاتی ہے۔ خاص طور پر جو ملیریا کی وجہ سے بڑھی ہوئی ہو۔ اس کے لیے یہ طریق علاج نہایت مفید و مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہاں البتہ کالا آزار سے ہونے والے عظم الطحال میں اس سے زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

یہ ٹیکہ سرین کے مقام پر عضلات کے مابین لگایا جاتا ہے۔ دوسرے تیسرے یا چوتھے دن کے وقفہ سے بالترتیب دو، چار، چھ، آٹھ اور دس، سی سی کی مقدار میں مطہر مصفیٰ دودھ جس کو روغنی اجزاء سے بالکل پاک کر لیا گیا ہو۔ داخل جسم کیا جاتا ہے۔ (انڈین میڈیکل گزٹ)۔

دسواں باب

گُردہ، مثانہ اور مقعد کی بیماریاں

دَردِ گُردہ:۔

یہ درد بھی بے حد المناک واشک ریز ہوا کرتا ہے۔ درد کی ٹیسیں مقام گردہ سے اُٹھ کر خصیتین کی طرف نکلتی ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ رکاوٹ سے آنے لگتے ہیں۔ لہٰذا اس کی ترکیب ذیل کی سطور میں لکھی جاتی ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ دُودھ سے کپڑا تر کرکے ذرا سا نچوڑ دیں تاکہ فالتو دُودھ نکل جائے۔ اور پھر مقام گردہ پر رکھ کر اُوپر فلالین کا کپڑا رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ اسی طرح دن میں دو مرتبہ کریں۔ اور اندرونی طور پر تدریبول دوا دیں۔ اِن شاء اللہ فوراً درد بند ہوگا۔

ہدایت:۔ جہاں دُودھ کی تکمید دردِ گردہ کو بند کر دینے کی تاثیر رکھتی ہے۔ وہیں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ لگاتار گائے کا دُودھ استعمال کرنا باعث پیدائش دردِ گردہ و پتھری بھی ہے۔ لہٰذا اسی بنا پر دردِ گردہ کے مریض کو گائے کا دُودھ پلانے سے سخت پرہیز چاہیے۔

ذیابیطس:۔

اس مرض میں مریض کو پیاس بے حد لگتی ہے۔ لہٰذا وُہ بار بار پانی پیتا اور پیشاب کرتا رہتا ہے۔ بعض مریضوں کے پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔ جس کی نشانی یہ ہے کہ مریض کے پیشاب پر بوجہ شکر چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ اس مرض کا علاج کرنا

بہت مشکل ہے۔ ایسے نسخے بہت کم ہیں۔ جو مریض کی اس مرض کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دینے کی تاثیر رکھتے ہوں۔ چنانچہ ہم نے کنز المجربات جلد دوم میں دو ایسے لاجواب نسخے پیش کیے ہیں۔ جن سے بفضلہ تعالیٰ مرض کا بخوبی ازالہ ہو جاتا ہے۔ اور اب ذیل کی عبارت میں ذیابیطس کا علاج دُودھ سے کرتے ہیں۔ ہم اس کی تدبیر بتاتے ہیں۔ گو یا علاج پُورا تسلّی بخش نہیں لیکن تاہم مفید ضرور ہے۔

حکایت:۔ ایک مریض بعمر پچاس سال مطب میں آیا۔ جس کی صحت بہت کمزور تھی۔ اور تقریباً چھ ماہ سے پیشاب کی زیادتی اور پیاس کا غلبہ تھا۔ پیشاب میں شکر بھی آتی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ دُودھ سے مکھن نکال کر دن میں متعدد بار پیو۔

چنانچہ ایک ہفتے کے بعد مریض نے کہا۔ کہ مجھے نسبتاً مرض میں کمی رُونما ہوتی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ لہٰذا آئندہ بھی یہی علاج جاری رکھنے کی تاکید کر دی گئی۔ چنانچہ دو ماہ تک متواتر یہی علاج جاری رکھا گیا۔ جس سے پیشاب بھی کم آنے لگا۔ اور پیاس کی زیادتی کو بھی آرام ہو گیا۔ (علوی)

سُوزاک:۔

پناہ بخدا! یہ بیماری کیا ہے؟ دُکھ تکلیف کا مرقّع ہے۔ خصوصاً مریضان سُوزاک کی وہ گھڑی جس میں وہ پیشاب کرنے بیٹھتا ہے۔ قیامت صغریٰ کا نمونہ اور جان کنی کی ساعت کی یاد ہوتی ہے۔ پیشاب کا ہر قطرہ زخم کو چیر کر نکلتا ہوا معلوم دیتا ہے۔ اور پھر ستم یہ کہ پیشاب بار بار دق کرتا ہے۔

مرض سوزاک کی المناک حالت کا پُورا پُورا نقشہ اور اس کی تشریح کا مکمل بیان کنز المجرّبات جلد اوّل میں لکھا گیا ہے۔ نیز عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ نسخہ جات

بھی بلادریغ کتاب مذکور میں درج کیے گئے ہیں۔ جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ یہاں چند وُہ نسخہ جات لکھے جاتے ہیں۔ جو کہ اس رسالہ کے موضوع کے مطابق ہیں۔

نسخہ نمبر ۱:۔ بڑے بڑے حکیموں نے لکھا ہے کہ اگر مریض سوزاک کو بلا اطلاع دیئے گھوڑی کا دُودھ برابر وزن پانی ملا کر اور شربت صندل سے میٹھا کر کے صبح و شام پلایا جائے تو اس کے متواتر اکیس۲۱ روز کے استعمال سے پُرانے سے پُرانا سوزاک قطعی طور پر دُور ہو جاتا ہے۔ دورانِ استعمال میں گرم چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ گدھی کا دُودھ حسبِ خواہش تازہ بتازہ لے کر صبح و شام پچکاری کریں۔ اس کی پچکاری کرنے سے بفضلہ تعالیٰ فوراً تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ اور چند روز میں زخم صاف ہو کر مندمل ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ گائے یا بکری کا دُودھ لے کر اس میں قدرے پانی ملا کر دن میں دو۲ مرتبہ پچکاری کیا کریں۔ یہاں تک کہ مثانہ دُھل جائے۔ اس سے سوزاک کی بڑھتی ہوئی تکلیف کو تو پہلے روز ہی آرام آنے لگتا ہے۔ اور چند یوم میں پوری صحت ہو جاتی ہے۔ اگر اندرونی طور پر گھوڑی کے دُودھ والا نسخہ دیا جائے تو یہ مکمل علاج ہے۔

پیشاب کا جل کر آنا:۔

نسخہ نمبر ۱:۔ یہ بھی مرض سوزاک کا نمونہ ہی ہے۔ اس کے لیے اگر دُودھ کو بطریق سابق جیسا کہ دل کی بیماریاں کے ضمن میں نسخہ نمبر ۲ (حکیم معز الدین) پلایا جائے تو بفضلہ تعالیٰ چند خوراکوں میں آرام ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ بکری کے تازہ دُودھ میں بہت سا ٹھنڈا پانی ملا کر اور اس میں مصری یا کھانڈ ملا کر پلانے سے حرقت البول یعنی پیشاب کی جلن دُور ہو جاتی ہے۔

مگر گرم چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔

بواسیر:۔

ایک حیرت انگیز ترکیب جس سے دُودھ مثل میدہ خشک بنایا جا سکتا ہے:۔

خداوند کریم نے بوٹیوں میں بڑی عجیب تاثیریں ودیعت فرمائی ہوئی ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں بُوٹی کا ایک تعجب انگیز وصف بیان کرتے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ دُودھ کو میدہ کی طرح بنایا جا سکتا ہے۔ بلکہ بواسیر کے لیے بھی مفید دوا تیار کی جا سکتی ہے۔

ہُوَالشَّافِی:۔ بھینس کا دُودھ لے کر چُولہے پر رکھیں۔ اور اس میں کنگھی بوٹی کی چند شاخیں لے کر پھراتے رہیں۔ تمام مائیت و دہنیت دُور ہو کر دُودھ کا سفوف بن جائیگا برابر کھانڈ ملا کر ایک تیچ پانی سے دیا کریں۔ بواسیر کو مفید ہے۔

مسّے:۔

ہُوَالشَّافِی:۔ اگر بلّی کا دُودھ مسّوں پر لگایا جائے تو فوراً درد بند ہو جاتا ہے۔ اور چند بار لگاتے رہنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ مدّت کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ مسّے بھی پتہ مُردہ ہو جاتے ہیں۔

گیارھواں باب

جلد اور جوڑوں کی بیماریاں

خارش:-

مندرجہ ذیل علاج سے بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی خارش کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

ھُوَالشَّافِی:- اگر تمام بدن پہ خارش ہو تو دُودھ میں پانی ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے بدن پہ مالش کرائیں۔ اسی طرح ایک گھنٹہ تک کیا کریں۔ اِن شاءاللہ تین چار دن میں شرطیہ آرام ہو گا۔

داد:-

داد کو دُور کرنے کے لیے یہ بھروسہ کا علاج ہے کہ مقامِ داد پر روزانہ دو مرتبہ تکمیدہ کیا کریں۔ اِن شاء اللہ اس سے خارش تو پہلے دن بند ہو جائے گی۔ مگر مکمل صحت چند روز کے متواتر عمل جاری رکھنے سے ہو گی۔

چنبل:-

چنبل کے لیے محض بیرونی علاج پہ اکتفا نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ اندرونی طور پر جلاب دے کر پھر کوئی مُصفیٰ خون دوا بھی دیں۔ اور پھر بیرونی طور پہ دُودھ کی تکمید شروع کریں۔ متواتر دو تین ہفتہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا۔

اگزیما یعنی خارش تر:-

یہ ایک نہایت ہی بُری قسم کی پھنسیاں ہوتی ہیں۔ جس میں بہت زیادہ خارش ہوا کرتی ہے۔ اور کھجانے کے بعد اس میں سے جو زرد آب (LYMPH) سا نکلتا ہے۔ وہ اس

قدر تیز ہوتا ہے کہ جہاں بھی لگ جاتا ہے۔ وہیں پھنسیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ بالعموم بازو اور سر پر یہ پھنسیاں زیادہ دیکھی گئی ہیں۔ اس کے لیے ذیل کا علاج کریں۔

ھُوَالشَّافِی:۔ دن میں دو مرتبہ کچے دودھ سے تکمید شروع کرائیں۔ اس سے پہلے روز ہی خارش اٹھنا بند ہو جاتی ہے۔ اور چند روز کے لگاتار استعمال سے بفضلہ تعالیٰ کلی طور پر شفا ہو جاتی ہے۔

پھوڑے:۔

یہ دعویٰ کرنا تو فضول ہے۔ کہ پھوڑے کو بھرنا، پھوڑنا اور زخم کو مندمل کرنا سب دودھ ہی سے سرانجام پاتا ہے۔ ہاں البتہ تکلیف کو رفع کرنے اور زخم کو مندمل کرنے کے لیے دودھ کی تکمید بہترین شے ہے۔ چنانچہ اگر پھوڑا تکلیف دے رہا ہو تو اس کو نشتر سے چیر کر اس پر دودھ کی تکمید کا عمل کرنے سے جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

لاہوری پھوڑا:۔

کہنے کو تو یہ پھوڑا ہی ہے۔ لیکن کمبخت ایسی بُری بلا ہے۔ کہ مریض کا پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتا۔ بڑی بڑی مرہمیں اس کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکنے میں فیل ہو جاتی ہیں۔ مگر دودھ کی تکمید اس کے لیے بھی لاجواب شے ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ چاہیے کہ پھوڑے کو چاقو وغیرہ سے چھیل کر اس کا زخم بالکل ننگا کر کے دن میں دو مرتبہ دودھ کی تکمید کرایا کریں اس سے ان شاء اللہ دو ہفتہ حد تین ہفتہ میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔

چھپاکی:۔

بالعموم یہ مرض چند گھنٹوں کے لیے ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات مہینوں پیچھا نہیں چھوڑتا۔ لہٰذا اس کے لیے بھی پہلے جلاب دے کر دودھ میں پانی ملا کر اس میں کپڑا

بھگو کر بدن پر مالش کرنی چاہیے۔

ناسور:۔

جب زخم پرانا ہو جائے۔ تو اُس کا اندمال پذیر ہونا بہت مشکل امر ہے۔ اس کے لیے چاہیے کہ باریک کپڑے کی بتی بنا کر اور دُودھ سے تر کر کے زخم کے اندر رکھا کریں۔ گو مدت صرف ہو گی۔ مگر شفا ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر زخم کا منہ تنگ ہو تو بذریعہ اپریشن اس کا منہ فراخ کر لینا ضروری ہوتا ہے۔

آبلے:۔

بعض اوقات بدن کے کسی حصہ پر متعدد آبلے نمودار ہو جایا کرتے ہیں۔ جو کہ بہت جلتے رہتے ہیں۔ اس کے لیے بھی کچے دُودھ سے تکمید کرانا بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ چند مرتبہ کی تکمید سے آبلوں کا پانی جذب ہو کر بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ احتیاطاً چند روز بعد تک بھی جاری رکھنا چاہیئے۔

اندرُونی زخم:۔

شیخ الرئیس بُو علی سینا فرماتے ہیں۔ کہ دُودھ زخم اور پھوڑوں کے لیے مفید ہے۔ اس کے پینے سے زخم دُھل جاتے ہیں۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو جلد اندمال پذیر ہو جاتی ہے۔

چہرے کے داغ و کیل:۔

نسخہ نمبر ا:۔ بکری کے دُودھ میں رات کو سرسوں بھگو رکھیں اور صبح کو منہ پر ملیں۔ اور گرم پانی و صابن سے دھو ڈالیں۔ چند بار کے استعمال سے داغ دُور

ہو جائیں گے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ عورت یا گدھی کے دُودھ کا کھویا بنا کر رات کو چہرہ پر لیپ کریں۔ اور صبح نیم گرم پانی سے دھوئیں۔ اس سے چند روز میں بفضلہ تعالیٰ تمام کیل مُہاسے اور داغ وغیرہ دُور ہو کر چہرے کی رنگت صاف و شفاف ہو جاتی ہے۔

مغربی عورتوں کا طریقِ عمل:۔

سنا ہے۔ رُومی قوم کے زمانہ عروج میں اکثر نازپروردہ، امیرزادیاں بقائے حسن و جمال کے لیے بجائے پانی کے دُودھ سے نہایا کرتی تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ دُودھ کے غسل سے انسان بے شمار پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ نیز اس سے طبقۂ نسواں کے حُسن میں معتد بہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

لیکن اب یُورپ کی جدت پسند عورتیں بھی "غسل شیر" کی داستان پارینہ کو جامۂ عمل پہنا رہی ہیں۔ مگر اس کام کے لیے بالعموم بکری یا گدھی کا دُودھ استعمال کیا جاتا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ پاکستانیوں کو تو پینے کے لیے بھی دُودھ میسّر نہیں آتا۔ مگر "کوئی" اس سے مَیل اُتارنے کا کام لے رہے ہیں۔

بہرکیف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دُودھ سے داغ، دھبے دور ہو کر جلد ملائم اور مُصفّٰی ہو جاتی ہے۔

بارھواں باب

بُخار

ملیریا:۔

موسمی بخار جب اپنی پُوری شدت سے کسی بد قسمت شخص پر حملہ آور ہوتا ہے۔ تو اس کے ہوش وحواس قائم نہیں رہتے۔ گو دُودھ بخار کی نوبت کو روکنے میں چنداں مفید نہیں ہے۔ لیکن تاہم بخار کی شدت کو دُور کرنے کے لیے لاثانی دوا ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ طریق تسکین درج ذیل ہے۔

ہُوَالشَّافِی:۔ جب بخار کا زور ہو تو ایسے موقع پر کچّے دُودھ سے سر، چھاتی اور ٹانگوں پر تکمید کرانا شروع کریں۔ اللہ کے فضل سے بہت جلد بخار میں کمی واقع ہو جائے گی۔ مگر بخار کو روکنے کے لیے کوئی اور علاج کرنا چاہیے۔

تپ دِق:۔

یہ وہ بیماری ہے۔ جس کے کمند ستم میں لاکھوں آدمی پھنسے ہوئے ہیں۔ مرض کیا ہے۔ فرشتۂ اجل کی آمد کا پیغام ہے۔ جب کوئی بد قسمت شخص اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پس جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اُسے بال بچوں کی من موہنی صُورتیں، بہن بھائیوں کی تسلّی بخش باتیں، ماں باپ کی جانِ نثارانہ دُعائیں، دوست اور احباب کے مشورے اور حکیموں کی رُوح افزا و اُمید پرور حکائتیں بہت جلد یعنی حسرت و یاس ختم ہوتی ہوئی معلوم دیتی ہیں۔ اُسے کائنات کا ذرہ ذرہ بانگ درا بن کر کوچ کا پیغام دیتا ہوا معلوم ہونے لگتا ہے۔ لیکن تاہم بتقاضائے بشریت علاج کے لیے ہاتھ پاؤں

مارے بغیر نہیں رہتا۔ گو ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ مرض سِل و دِق کے لیے آج تک کوئی ایسا کامیاب علاج معلوم نہیں ہوا جس پر اسّی یا نوے فی صدی ہونے کا فتویٰ صادر کیا جا سکے۔ لیکن تاہم جو ادویات کامیابی کا سہرا حاصل کر چکی ہیں۔ اُن میں سے ایک "دُودھ" بھی ہے۔ جس سے کئی ایک خوش بخت لوگوں کو شفا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہم آئندہ صفحات میں اُن طریقوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جس سے کامیابی ہوئی ہے۔

گدھی کا دُودھ:۔

سِل و تپ دِق کے ازالہ کے لیے گدھی کا دُودھ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ ہم نے متعدد مرتبہ تجربہ کر کے اس کو مفید پایا ہے۔ اس سے مریض کی تکلیف میں دن بدن افاقہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور جس شخص کی قسمت میں ابھی باغِ دُنیا کی بہار دیکھنا لکھی ہوتی ہے۔ ضرور تندرست ہو جاتا ہے۔ جو اصحاب اس کے استعمال میں کوئی خرابی نہ دیکھتے ہوں۔ وہ کر دیکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ تندرست اور جوان قوی الجسم گدھی کا دُودھ صبح و شام ایک ایک پاؤ لے کر شربت بنفشہ سے شیریں کر کے پلایا کریں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ جس گدھی کا دُودھ مریض کو پلایا جا رہا ہے۔ اس کو اچھی غذا دینی چاہیے۔ جیسا کہ پہلے اُونٹنی کے لیے لکھا گیا ہے۔ نیز اس گدھی کو دُودھ کے لیے منتخب کرنا چاہیے جس نے مادہ بچّہ دیا ہو۔

یہ خاص حکیمانہ نکتے ہیں جن سے ہر شخص واقف نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ بے علم طبیب جو کہ محض گدھی کے دُودھ کو سِل و دِق کے لیے مفید سمجھتے ہیں۔ اگر کسی سوکھی، سڑی اور بیمار گدھی کا دُودھ پلا کر نسخہ کی غلطی کا فتویٰ صادر کریں تو ان کا یہ قول صحیح نہیں سمجھا

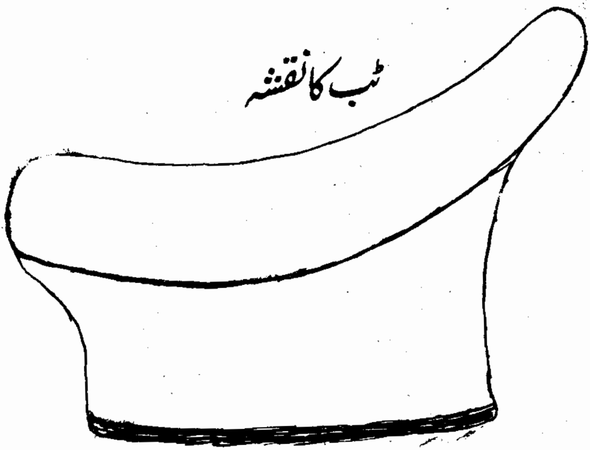
جائے گا۔لہٰذا ان سب باتوں کا خیال رکھنا طبیب کا فرض ہوتا ہے۔

دُودھ کا غُسل:۔

تپ دق کے مریض کے لیے ڈیڈک گرنتھوں میں دُودھ کا غسل بہتر بن علاج لکھا ہے۔کیونکہ اس سے نہ صرف یہ کہ مریض کے مسام کھل جاتے ہیں۔بلکہ اس سے مسامات کھل جانے کے بعد دُودھ سے مریض کے سُوکھے ہوئے جسم اور ہڈیوں میں غذائیت بھی پہنچتی ہے۔اور اس طرح بذریعہ مسامات دُودھ کو جسم کے اندر پہنچانے میں یہ خاص حکمت بنائی جاتی ہے کہ چونکہ مریض تپ دق کا ہاضمہ تو بے حد کمزور ہو چکا ہوتا ہے۔اس لیے وہ زیادہ مقدار میں دُودھ کو پی کر ہضم کرنے میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتا لہٰذا غسل شیر کی وجہ سے مریض کے پژمُردہ مرجھائے ہوئے جسم کو ترو تازہ بنایا جا سکتا ہے۔

طریقِ غُسل:۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مریض کو کتنے دُودھ میں اور کس طرح نہلایا جائے۔لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے لیے ایک ایسا ٹب مول لیں جس میں مریض بآسانی تکیہ لگا کر لیٹنے اور بیٹھنے کی درمیانی حالت میں رہے۔اب اس میں بقدر ضرورت دُودھ ڈال کر مریض کو اس کے اندر لٹا دیں۔جس سے مریض کا جسم گلے تک دُودھ میں ڈوبا رہے۔ازاں بعد چاہیے کہ اگر مریض میں خود طاقت ہو تو وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے بدن کو خصوصاً ناف اور چھاتی کے مقام کو زیادہ ملتا رہے۔اسی طرح حسب طاقت مریض کو پندرہ منٹ سے لگا کر ایک گھنٹہ تک روزانہ یہی عمل کرنا چاہیئے۔بلکہ اگر ہو سکے تو صبح و شام اسی طرح نہانا چاہیے۔



غسل خانہ:۔

نہلانے کے لیے ایسا کمرہ تجویز کریں جو صاف ستھرا اور روشن ہو۔ جہاں کمرہ میں ہوا لگوا آتی ہو۔ مگر سیدھی مریض کے جسم کو نہ پہنچتی ہو۔ ایسے کمرہ کو بند کر کے مریض کو ٹب میں بٹھانا چاہیے۔ اور مریض کو نہلانے کے بعد اس کے جسم کو کسی عمدہ نرم اور مصفیٰ تولیہ وغیرہ سے صاف کر کے کپڑے اڑھا دیں۔ اور پھر مریض کو کہیں کہ اسی مکان کے اندر چند منٹ تک ٹہل قدمی کرنے کے بعد بستر پر لیٹ جائے۔ اور اگر بھوک لگی ہو تو حسب اشتہاء (بھوک کے موافق) مناسب غذا کھلائیں۔

فوائد:۔ اب ہم اس کے وہ فوائد بیان کرتے ہیں جس کو چرک نے بالوضاحت بیان کیا ہے۔ اور ہمیں جناب وئیدکرشن دیال صاحب کی تالیف مخزن آیورویدیہ کے ذریعہ معلوم ہوئے۔ ملاحظہ فرما کر مستفید ہوں۔

اس طریق سے مریض کو نہلایا جائے۔ تو اس کے صدہا فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

جسم کے جملہ مسامات کھل جاتے ہیں۔ اور فاسد مادے مسامات کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جسم کی بڑھی ہوئی حرارت بتدریج کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جسم میں قوت اور طاقت آنے لگتی ہے۔ زہریلا مادہ نکلنے کی وجہ سے جسم ہلکا پھلکا اور پھرتیلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

کھانسی اور بخار میں روز بروز کمی ہونے لگتی ہے۔ جسم کی تکان اور سستی دور ہونے لگتی ہے۔ نیند نہایت آرام و چین سے آتی ہے۔ مریض کو غم و فکر و رنج سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ ۱۰۵ درجے کی حرارت اس طریق عمل سے بفضلہ تعالیٰ یقینی طور پر پندرہ بیس منٹ میں اُتر کر ننانوے درجہ یا اس سے بھی کم رہ جاتی ہے۔ جو مریض پاؤ بھر دُودھ ہضم نہ کر سکتا ہو۔ اس طریقہ سے اس کے بدن میں سیروں دُودھ کی قوت پہنچنے لگتی ہے۔ دن بدن مرض کو آرام ہونے لگتا ہے۔ اور بالآخر شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔ (مخزن آیورویدیہ)۔

تیرھواں باب

مَردوں کی خاص بیماریاں

مُقوّی باہ :۔

نسخہ نمبر ۱ :۔ گائے یا بھینس کا تازہ دُودھ لے کر فوراً آگ پر رکھ دیں۔ جب کئی جوش آ چکیں تو اس کو شہد سے میٹھا کر کے دو گلاسوں کے اندر نیچے اُوپر دھار باندھ کر لوٹ پوٹ کریں۔ یہاں تک کہ ایک سو ایک مرتبہ ایک گلاس سے دوسرے میں اُلٹ پلٹ ہو جائے اب اس کو کھڑے کھڑے پی لیں۔ اور اسی طرح چالیس دن اعادہ عمل کریں۔

فوائد :۔ گو یہ ایک معمولی سی ترکیب نظر آتی ہے۔ لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اس سے انسان دنوں میں لال سُرخ ہو جاتا ہے۔ اور قوتِ باہیہ پر اس کا بہت عمدہ اثر پڑتا ہے۔

حکیمانہ نکتہ :۔

جب دُودھ کو دو برتنوں کے اندر لوٹ پوٹ کر کے پیا جاتا ہے تو اس سے زیادہ فائدہ ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے لوٹ پوٹ کرنے سے ہوا سے آکسیجن کا بلنیشر جُزو دُودھ میں شامل ہو جاتا ہے۔ جو کہ صحتِ انسانی کے لیے آبِ حیات ہے۔

نسخہ نمبر ۲ :۔ اول نمبر بھیڑ کا دُودھ ا۔ پاؤ اور دوسرے نمبر میں بھینس یا گائے کا دُودھ آدھ سیر شہد چار تولہ اور روغن بادام ا۔ تولہ ملا کر اور نیم گرم کر کے بعد جماع پی لیں۔ اس سے فوراً ہی تمام کمزوری منٹوں میں دُور ہو جائے گی۔ اس نسخہ کا استعمال کرنے والا کبھی کمزور ہونے نہیں پاتا۔

نسخہ نمبر ۳: - اگر بکری کو سم الفار اچاول سے شروع کر کے تدریجاً بڑھاتے بڑھاتے ا ماشہ تک آٹے کی گولی میں لپیٹ کر کھلانے لگیں - اور اس بکری کا دودھ تازہ بتازہ پیتے رہیں - تو اس سے قوت باہ بڑھتی اور امساک طبعی پیدا ہوتا ہے -

(مولوی نعیم الدین صاحب)

نسخہ نمبر ۴: - مرقومہ بالا طریقہ سے اگر ہڑتال ورقیہ کھلانا شروع کر دیں - اور دودھ تازہ بتازہ پیتے رہیں تو اس سے بھی بفضلہ تعالیٰ قوتِ باہیہ میں اضافہ ہوتا ہے - اور خون کی صفائی ہوتی ہے -

نسخہ نمبر ۵: - حسب طاقت جسمانی و حسب حالات موسم دو چار عدد تک چھوہارے لے کر رات بھر کسی کورے برتن میں بھگو رکھیں - صبح ان کی گٹھلی نکال کر پھینک دیں - اور نصف سیر دودھ میں جوش دیں - اور چھوہارے نکال کر دودھ استعمال کریں - اگر چھوہارے گرمی نہ کرتے ہوں تو پہلے چھوہارے نکال کر کھا کر پھر سے دودھ پی لیں - بیحد مقوی باہ اور مسمن بدن ہے - چھوہارے کے بہت سے مرکبات ہیں - مگر اس حصہ کو زیادہ طول دینا مقصود نہیں (اس میں تو صرف یہی بتانا ہے کہ کون سے مفردات مقوی باہ ہیں - یا ذرا وضاحت کے لیے ان کے استعمال کرنے کے چند ضروری طریقے بتائے ہیں) اس لیے انہیں دو طریقوں پر اکتفا کیا جاتا ہے -

نسخہ نمبر ۶: - یہ نسخہ اگرچہ دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتا ہے مگر اپنے عجیب و غریب افعال و خواص کی وجہ سے استعمال کرنے والے کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے - بسا اوقات بہت سی طول و طویل ترکیبوں سے تیار ہونے والے مرکبات سے بہتر ثابت ہوا ہے - کچھ عرصہ تک متواتر استعمال کرتے رہنے سے چہرے کو انار کے دانے کی مانند سُرخ و

سپید بنا دیتا ہے۔

ھُوَالشَّافِی: ۔ شہد ۹ ماشہ ایک گلاس میں ڈال کر اس کے اوپر ململ کا باریک کپڑا باندھ کر گائے یا بھینس کا تازہ دُودھ اس کے اُوپر دو ہیں۔ جس کا اندازہ پہلے دن ڈیڑھ پاؤ ہو اور پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں۔ اور آدھ آدھ پاؤ بڑھا کر تین پاؤ تک کر لیں شہد بھی ۹ ماشہ سے آہستہ آہستہ بڑھا کر ڈیڑھ تولہ تک کر لیں۔ پھر اسی مقدار میں کم از کم چالیس۴۰ روز تک جاری رکھیں۔ گلاس پہ دُودھ دوہنے کے بعد دُودھ کو فوراً ہی پی لینا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ اس کو زمین پہ نہ رکھا جائے۔ دوران استعمال میں نفخ، پیٹ درد اور اسہال کا عارضہ شروع ہو جائے گا۔ لیکن گھبرا کر دُودھ بند نہ کر دیں۔ بلکہ بغیر کسی گھبراہٹ کے جاری رکھیں۔ سب شکایات خود بخود رفع ہو جائیں گی۔ شوق سے آزمائیں۔

نسخہ نمبر: ۔ پانی میں بھگو کر چھیلے ہوئے بادام دس عدد لے کر خوب باریک گھوٹ لیں۔ اور جوش کھاتے ہوئے آدھ سیر دُودھ میں ملا دیں۔ جب دو تین جوش آ جائیں تو دُودھ آگ سے اُتار کر ٹھنڈا کریں۔ جب پینے کے لائق ہو جائے تو اس میں حسب خواہش شہد ملا لیں۔ شہد نہ ملے تو مصری یا کھانڈ ملا لیں۔ لیکن شہد ملانے سے زیادہ مقوی ہو جائیگا یہ دُودھ نہایت ہی خوش ذائقہ اور مقوی ہوتا ہے۔ صرف باہ اور دماغ ہی کو طاقت نہیں دیتا۔ بلکہ تمام جسم کی پرورش کرتا ہے۔ دار چینی کا سفوف دو ماشہ پھانک کر اُوپر سے دُودھ پیا جائے تو زیادہ مقوی باہ اور مقوی دماغ ہو جاتا ہے۔

چودھواں باب

عورتوں کی خاص بیماریاں

دُودھ کو جہاں فیاضِ مطلق نے اور بے شمار فوائد سے مالا مال کیا ہے۔ وہیں عورتوں کی خاص بیماریوں کے لیے بھی مفید بنایا ہے۔ چونکہ دُودھ ایک ایسی نعمت ہے جو کہ بالعموم عورتوں کے ہاتھوں میں ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اللہ پاک نے اس میں عورتوں کی بہت سی بیماریوں کے لیے مفید ہونے کا جوہر بھی رکھ دیا ہے۔ تاکہ صاحب شرم طبقہ "خواتین" کو دوا کے پیچھے نہ پھرنا پڑے۔ بلکہ گھر ہی سے دُودھ کو لے کر حسبِ ضرورت کام میں لا سکیں۔

کثرتِ حیض:۔

یہ وہ نامراد بیماری ہے جس سے لاکھوں خواتین کمزور ہو کر عالم جاودانی کو سدھار چکی ہیں۔ چونکہ شرم کا معاملہ ہے۔ لہٰذا عورتیں بے چاری بتانے سے بھی مجبور ہوتی ہیں۔ پتہ اُس وقت لگتا ہے جب سر سے پانی گزر جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱:۔ بکری کے دُودھ میں لوہے یا مٹی کے چند ٹکڑے آگ میں سُرخ کر کے بجھائیں۔ اسی طرح دس مرتبہ بجھا کر دُودھ کو سرد کر کے پلا دیں۔ اِس دُودھ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۲:۔ اس دوا کے چند روزہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ خون حیض شرطیہ طور پر رُک جاتا ہے۔ خواہ خون سیروں کی مقدار میں روزانہ خارج ہو جاتا ہو یہ دوا میرے محترم دوست جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خان صاحب بہادر کے مطب کی مایۂ ناز ہے۔ چونکہ دوا کشتہ سنگ جراحت ہے۔ لہٰذا اس کا پورا بیان و ترکیب ساخت

کشتہ جات کے باب کے اندر ملاحظہ فرمائیں۔

خُون حیض کی کمی:۔

اگر خون حیض بہت تھوڑی مقدار میں آتا ہو تو اس کے جاری کرنے کے لیے حسب ذیل تدبیر کیجیے۔ ان شاء اللہ معمولی تکلیف سے بہت جلد خلاصی حاصل ہو گی۔

ھُوَالشَّافِی:۔ اونٹنی کا دُودھ آدھ سیر گرما گرم گڑ (قند سیاہ) ملا کر مریضہ کو پلائیں۔ اور گرم کپڑا اوڑھ کر لیٹ جانے کی ہدایت کریں۔ اس سے اِن شاء اللہ خون حیض بافراغت آنے لگے گا۔ بالکل آسان اور عمدہ ترکیب ہے۔

سیلان الرّحم:۔

یہ بیماری اس قدر عام ہو گئی ہے۔ کہ اگر ہم اُسے پچانوے فی صدی بھی کہہ دیں تو مبالغہ نہیں۔ یہ بیماری اس قدر موذی و صحت کش ہے۔ کہ اس نے نسوانی دنیا کو نیم مردہ بنا دیا ہے۔ بس ایک ہی بات پتے کی کہہ دیتا ہوں کہ جس طرح "جریان" مردوں کی صحت کے لیے" آری ہے" اسی طرح عورتوں کی صحت و جوانی و حسن کے گلشن پر سیلان الرّحم خزاں کے مترادف ہے۔ اگر اس کا مفصّل حال دیکھنا ہو تو کنز المجرّبات جلد اول میں دیکھیے جس میں سیلان الرحم کی علامات و عوارضات کا بیان تفصیل وار بیان کرنے کے علاوہ اس کا ازالہ کرنے کے لیے اعلیٰ اعلیٰ نسخہ جات بھی درج کیے گئے ہیں۔ اب ذیل کی سطور میں سیلان الرحم کا علاج دُودھ کے ساتھ کرنے کی تدبیر لکھی جاتی ہے۔

گو یہ علاج ذرا لمبا ہے۔ اور دایہ کی وساطت سے کرایا جانے کا محتاج ہے۔ لیکن تاہم مفید ہے۔ اس لیے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جو صاحب چاہیں فائدہ حاصل کریں۔ اِس طریق علاج سے بفضلہٖ تعالیٰ پُرانی سے پُرانی بیماری رفع دفع ہو جاتی ہے

ھُوَالشَّافِی:۔ دُودھ کو پانی میں محلول کر کے دن میں دو مرتبہ رحم کو دُھلوایا جائے اور لگاتار ایک ماہ جاری رکھ کر ایک ماہ بند کر دیا جائے۔ علیٰ ہٰذا القیاس پھر ایک ماہ رحم کو دُھلوایا جائے۔ اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے بفضلہ تعالیٰ مکمل صحت ہو جاتی ہے۔ (علوی)۔

خارش اندام نہانی:۔

یہ بھی ایک نہایت گھناؤنی بیماری ہے۔ جس سے مریضہ ہر وقت بے چین رہتی ہے۔ اس کا آسان اور مجرّب علاج ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ چند روز میں شرطیہ طور پر آرام ہو جاتا ہے۔

ھوالشافی:۔ مریضہ کو چاہیے کہ کپڑا جو کہ بالکل صاف ہو چار تہہ کر کے کچے دُودھ میں بھگو کر اُوپر رکھے اسی طرح دن میں تین مرتبہ یا چار مرتبہ روزانہ کرے۔ اس سے اِنشاء اللہ دن بدن خارش مٹتی جائے گی اور سات روز کے استعمال سے خدا کی مہربانی سے پوری پوری صحت ہو جائے گی۔ مجرّب تدبیر ہے۔ (علوی)۔

ورم پستان:۔

جب پستان دُودھ سے بھرا ہوا ہو تو ایسے موقعہ پر شیر خوار بچہ کا سر یا کوئی اور ذرا سی ٹھیس لگ جانے سے پستان میں گانٹھ سی پیدا ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔

چونکہ تکلیف شدّت سے ہوتی ہے۔ لہٰذا بالعموم مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ اگر مناسب علاج ہو جائے تو بہتر ورنہ ورم میں پیپ پڑ کر مریضہ کو مہینوں تک کے لیے بیمار کر دیتی ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل ٹوٹکہ بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ورم آنے سے دو تین یوم کے اندر اندر اس پر عمل در آمد کر لیا جائے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ روزانہ کچے دُودھ سے دن میں چار دفعہ فی گھنٹہ تکمید کریں۔ اُمید غالب ہے کہ ایک ہی روز میں اُمید سے زیادہ کامیابی ہوگی۔ ورنہ کچھ کسر رہنے پر دوسرے اور تیسرے دن بھی جاری رکھیں۔ خدا کی مہربانی سے بشرطیہ صحت ہوگی۔

پستانوں کا چھوٹا پن:۔

نسوانی حُسن کے لیے پستانوں کا چھوٹا ہونا بہت بدزیب معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے دُور کرنے کے لیے ذیل میں ایک بالکل سہل مگر مجرّب چٹکلہ عرض کیا جاتا ہے۔ صاحب ضرورت حاصل کر سکتے ہیں۔

ھُوَالشَّافِی:۔ پہلے پستانوں کو گرم کر کے پانی اور تولیہ سے رگڑ کر لال سُرخ بنا لیا جائے۔ اور پھر بھیڑ کے تازہ دُودھ کی مالش کی جائے۔ اِس ترکیب سے چھوٹے اور بدنما پستان پُرگوشت ہو جاتے ہیں۔

پندرھواں باب

بچّوں کی بیماریاں

بچّہ ہی محلِ انسانی کی بنیاد ہے۔ اگر بچّہ نہ ہوتا تو بوڑھا کون ہوتا۔ اسی بنا پر انگریزی ضرب المثل "بچّہ انسان کا باپ ہے" شہرت پذیر ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسے سید الانبیاء، حُسینؑ ایسے شہید، سکندر ایسے بادشاہ، حاتم ایسے سخی، نوشیرواں ایسے عادل بھی کسی خوش قسمت ماں کی گود میں بچپن کی منزل سے گزر کر ہی جوان ہوئے تھے۔ جن کی انقلاب انگیز اور ہنگامہ خیز یادگاریں زندہ جاوید ہو گئی ہیں۔ بہر کیف بچّہ ایک خدائی انعام اور سب سے بڑی نعمت ہے۔ جس کی پیدائش پر جس قدر بھی خالق و منعم کا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن کبھی یہ بھی غور کیا کہ اس نعمت کے بقاء اور زندہ رکھنے کے لیے فیاضِ حقیقی اس ننھے مہمان کی مہمان نوازی کس شئے سے کرتا ہے۔ یعنی بچّہ کو خالق و رازق سب سے پہلے کیا تحفہ دیتا ہے۔ ماں کے پستانوں کا دُودھ۔ جس کے متعلق قرآن حکیم اپنی بے مثل حکمت کا بدیں الفاظ اظہار کرتا ہے۔ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۔ جس کے معنی اکثر مفسّرین نے ماں کے پستانوں سے دُودھ پینے کی عقل عطا کرنا ہی مراد لیے ہیں۔ یہ بات کچھ کم تعجب انگیز نہیں ہے کہ گوشت کا لوتھڑا جس کی آنکھیں ہیں۔ لیکن عقل نہیں۔ اور عقل و تمیز سے دیکھ نہیں سکتا۔ دماغ ہے لیکن سوچنے سمجھنے کی قوت نہیں۔ زبان ہے۔ مگر گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں۔ ایک مضغۂ گوشت ہے۔ مگر اس کے باوجود ماں کے پستانوں سے چُوس چُوس کر دُودھ پینے میں کس قدر مشّاق ہے۔ کہ گویا کسی تعلیم گاہ میں امتحان دے کر آ رہا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان پر غور

کیا جائے۔ تو خواہ مخواہ منہ سے سُبحان اللہ نکل جاتا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دُودھ وہ اعلیٰ و ارفع شے ہے جس کی ضرورت پیدا ہوتے ہی پڑ جاتی ہے۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دُودھ ہی بچّہ کے لیے آبِ حیات ہے۔ لیکن ہم اس وقت اس کی والدہ کے دُودھ سے قطع نظر دوسرے حیوانات کے دُودھ کے ایسے فوائد بیان کرنا چاہتے ہیں جن سے کئی ایک ان امراض کا علاج کیا جا سکے۔ جو بچّوں کو دامن گیر ہو جایا کرتے ہیں۔

کان کا ورم:۔

یہ ورم بالعموم بچّوں کو ہوا کرتا ہے۔ اس سے بچّہ کو بخار بھی ہو جاتا ہے اور وہ بہت دُکھ اٹھاتا ہے۔ اگر اس پر کوئی تیز دوا کا لیپ کر دیا جائے تو اس کو بچّہ برداشت نہیں کر سکتا۔ بنا بریں ہم ذیل میں ایک ایسا علاج سپردِ قلم کرتے ہیں جس سے بفضلہٖ تعالیٰ بلا کسی تکلیف کے بچّے کو آرام آ جاتا ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ کچّے دُودھ کی تکمید کریں۔ ان شاء اللہ چند بار کی تکمید سے ورم وغیرہ اُتر کر بخار بھی دُور ہو جاتا ہے۔ اگر اندرونی طور پر بھی کوئی دوا بخار کو اُتارنے والی دے دی جائے تو بہتر ہے۔

کھانسی:۔

جب بچّہ کو کھانسی بڑی شدّت سے آ رہی ہو۔ کھانستے کھانستے آواز بدل گئی ہو۔ ایسے موقعہ پر مندرجہ ذیل نسخہ کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے قے ہو کر بچّہ کی چھاتی صاف ہو جاتی ہے۔ اور جمی ہوئی بلغم بذریعہ قے نکل جاتی ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ ناسپال (انار کے چھلکے کی پیالی سی) لے کر اس میں بچہ کی والدہ کا دُودھ ڈلوا کر آگ پر رکھ دیں۔ جب بالائی آ جائے تو اس کو کسی تنکے وغیرہ سے علیحدہ

کر دیں۔ پھر بالائی آجائے وہ بھی اُتار دیں۔ اسی طرح تین مرتبہ علیحدہ کر کے باجرے کے دانے کے موافق نوشادر مدبر ڈال کر اُتار لیں۔ اور یاد رہے بس کافی ہے نوشادر مدبر کرنے کے لیے نوشادر کی ڈلی کو آٹے کی گولی میں لپیٹ کر آگ میں رکھ دیں۔ اور آٹے کے سرخ ہونے پر نکال لیں۔ بس نوشادر مدبر یہی ہے (عطیہ والدہ مرحومہ)۔

کالی کھانسی:۔

جب بچہ کھانستا ہے تو اس سے اُس کا چہرہ نیلا دسیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کو **کالی کھانسی** کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ نیز اس کے کھانسنے سے بچہ کے منہ سے مرغے کی آواز کے مشابہ آواز نکلتی ہے۔ اس مناسبت کے بنا پر **سعال دیکی** یعنی مرغے کی کھانسی کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ بہت شدید قسم کی کھانسی ہے۔ جس سے بچہ کا کھایا پیا بھی بذریعہ قے نکل جاتا ہے۔ یہ مرض چھوت دار ہے۔ اس کے لیے درج ذیل نسخہ استعمال کریں:۔

ھُوَالشَّافِی:۔ گائے کا خالص دودھ دس تولہ، گھی ۹ ماشہ پانی دس تولہ تینوں کو ملا کر اس وقت تک جوش دیں کہ پانی جل جائے۔ اور صرف دودھ و گھی باقی رہ جائے۔ اب اس میں ۲ تولہ مصری ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ کالی کھانسی کو شرطیہ آرام ہو جائے گا۔ گویا بادی النظر میں ایک معمولی سا چٹکلہ نظر آتا ہے۔ لیکن فی الاصل بے حد مفید اور عجیب ہے۔

پیچش:۔

بعض اوقات جب بچہ کی والدہ کوئی سخت غذا کھائے تو اس کی وجہ سے بچہ کی ننھی اور کمزور انتڑیوں میں سُدہ پڑ کر سخت پیچش شروع ہو جاتی ہے۔ اس موقعہ پر اگر حکیم پیچش کو بند کرنے کی ادویات دینے لگے تو اس سے فائدہ کی بجائے نقصان کا اندیشہ

ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک کسی عمدہ ملین کے ذریعہ سے سُدّہ نہ نکال دیا جائے گا پیچش کا رُکنا خالی از خطرہ نہ ہوگا۔ چنانچہ سُدّہ کو نکالنے کے لیے دو نہایت عمدہ بے ضرر ملین پیش کیے جاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱:۔ کسٹرائیل ۳ ماشہ تک گرم دُودھ میں ملا کر اور کھانڈ سے میٹھا کر کے بچّہ کو پلا دیں۔ اس سے نہایت سہولت سے ایک دو دست آ کر سُدّہ نکل جائیگا۔ اور پیچش کی تکلیف خود بخود رفع ہو جائے گی۔

نسخہ نمبر ۲:۔ بھیڑ کا دُودھ تازہ لے کر گرم گرم حالت میں بچّے کو ۵ تولہ یا کم و بیش پلا دیا کریں۔ چند بار لگاتار استعمال کرنے سے مزید جلاب وغیرہ کے بغیر ہی سُدّہ نکل کر بچّہ تندرست ہو جائے گا۔ بارہا بار کا مجرب ہے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ اگر بچّے کو کچھ عرصہ بھیڑ کا دُودھ پلاتے رہیں تو بفضلہ تعالیٰ اس سے بچّہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور قبض وغیرہ کی کوئی تکلیف ہونے نہیں پاتی۔

سولھواں باب

متفرقات

طاعون:۔

مریض کو دُودھ چاول پکا کر کھلائیں۔ اور تمام چیزوں سے قطعی پرہیز کرائیں۔ نیز دُودھ چاول پکا کر بطور پلٹس گلٹی پر باندھیں۔ اگر مریض کا جام زندگی تا حلق لبریز ہونا نہ لکھا ہو۔ تو گلٹی میں پیپ پڑ کر پھوٹ جائے گی۔ اور مریض کو خدا کی مہربانی سے شفا ہو جائے گی۔

چیچک:۔

نسخہ نمبر ۱:۔ جن دنوں میں چیچک وباء کے طور پر پھیلی ہوئی ہو۔ اگر اُن دنوں میں کسی کو گھوڑی کا دُودھ دو ہفتہ تک پلاتے رہیں تو ایسے شخص کو چیچک نہیں نکلتی۔

نسخہ نمبر ۲:۔ مریض چیچک کو اگر اس کا اثر زائل نہ ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہو تو اس کو گائے کا کچا دُودھ، گھی اور مصری ملا کر پلایا کریں۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ چند یوم میں تمام گرمی دُور ہو جائے گی۔ بالکل آسان مگر مفید چٹکلہ ہے۔ (المعالج)۔

کمر درد:۔

یہ مرض عام طور پر بوڑھے لوگوں کو ہوا کرتا ہے۔ جو اُن کے لیے بہت تکلیف کا مُوجب ثابت ہوتا ہے۔ ذرا سا چلنے پھرنے یا کام دھندا کرنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اِس کو دُور کرنے کے لیے بھی دُودھ خام سے تکمید کرنی چاہیے۔ جو دن میں تین دفعہ اور ہر مرتبہ دو گھنٹہ سے کم نہ ہونی چاہیے۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ ایک

ہفتہ میں صحت ہو جائے گی۔ مجرّب ہے۔ (علوی) :

لاغری :۔

بدن کو فربہ بنانے کے لیے بکری کا خام دُودھ یا اس میں پانی ملا کر پلانا مفید ہے۔

کوتاہ قامتی :۔

غالباً ایسے معالج آپ کو بہت کم ملیں گے جو اس مرض کا علاج جانتے ہوں۔ لیکن ہم آپ کی خدمت میں ایسا نسخہ پیش کرتے ہیں جس سے بفضلہ تعالیٰ ٹھنگنا اور کوتاہ قد بچّہ لمبا اور طویل القامت ہو جاتا ہے۔

ھُوَ الشَّافِی :۔ اُونٹنی کا دُودھ سیر بھر لے کر قلعی دار دیگچی میں ڈال کر اس میں ۲ تولہ مغز بادام شیریں اور ۴ ماشہ نودری سُرخ باریک کر کے ڈال دیں اور دھیمی آگ پر پکائیں۔ نیز اس کے اندر چمچہ ہلاتے رہیں تاکہ بالائی نہ آنے پائے۔ جب تمام جل کر ڈیڑھ پاؤ کے برابر باقی رہ جائے تو اُتار کر سرد کر لیں۔ اور نیم گرم حالت میں ۳ تولہ شہد خالص ملا کر پلائیں۔ اگر ایک دفعہ نہ پی سکے تو دو مرتبہ پلائیں۔ مسلسل ایک سال کے استعمال سے بچّہ کا قد لمبا ہو جائے گا۔

سترھواں باب

کُشتہ جات

صلابیہ سُم الفار:۔

سم الفار سیاہ یا نہ ملنے کی صورت میں سفید ایک تولہ لے کر کسی عمدہ نہ گھسنے والے کھرل میں ڈالیں۔ اور اس میں بھیڑ کا دُودھ ڈال کر کھرل کرنا شروع کریں۔ یہاں تک کہ پورا چار سیر دُودھ بذریعہ کھرل جذب کر دیں۔ اور اس کی گولیاں ۸۰۰ کی تعداد میں بنالیں۔ نہایت لاجواب گولیاں ہیں۔ خوراک ایک گولی مکھن یا بالائی میں کھایا کریں۔ بفضلہ تعالیٰ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنا دیں گی۔

سُم الفار کو مُومیا بنانا:۔

"از جناب حکیم کریم بخش صاحب آڑھ اکبر شاہ مصنف مفاح الخزائن"

بکری کا نر بچہ ایسی حالت میں لیں کہ ابھی وہ پیدا ہو کر زمین پر نہ گرا ہو۔ اسے ہاتھوں میں لے کر چارپائی پر رکھ لیں۔ اور اسے اس کی ماں کا دُودھ پیٹ بھر کر پلائیں۔ پھر اس کو ذبح کر کے اس کا معدہ بمعہ دُودھ علیحدہ کر کے اس میں ایک تولہ سم الفار کی ڈلی ڈال کر معدہ کو چھت پر لٹکا دیں۔ اور چالیس دن کے بعد اتار لیں۔ ان شاء اللہ سم الفار موم ہو کر نکلے گا۔ اب اس میں جائفل، جاوتری، دار چینی ہر ایک ایک تولہ اور کستوری خالص ۱ ماشہ پیس کر ملا دیں۔ اور سنبھال رکھیں۔

فوائد:۔ قوت باہ کو بڑھانے کے لیے ہمارا دستور العمل ہے۔

خوراک:۔ ایک رتی مکھن میں ڈال کر کھلایا کریں۔

صلابہ رسکپور نمبر۱:۔

رسکپور ایک تولہ کو پندرہ یوم تک بھیڑ کے دودھ کے ہمراہ کھرل کریں۔ اور روزانہ کم از کم ۵ تولہ حد ۷ تولہ جذب کرا دیا کریں۔ پندرہ دن کے متواتر کھرل کرنے کے بعد چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ بس تیار ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ہر روز ایک گولی گھی کی چوری کے لقمہ کے اندر لپیٹ کر نگلوا دیا کریں۔

غذا:۔ گیہوں کی روٹی بلا نمک گھی کے ساتھ کھلاتے رہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ایک ہی ہفتہ میں آتشک سے آرام ہوگا۔

صلابہ رسکپور نمبر۲ لکھمیری:۔

یہ بے شمار امراض خبیثہ اور ہٹیلی بیماریوں کی اکسیری دوا ہے۔

یہ نسخہ مجھے جناب حکیم مولوی غلام محی الدین صاحب اسلامی دواخانہ سرائے عالمگیر والوں نے اس روایت سے بیان کیا کہ میرے بڑے بھائی جناب حکیم غلام محمد صاحب ایک بے طمع اور مخلوق خدا سے سچی ہمدردی رکھنے والے بزرگ ہیں۔ آپ اوّل تو اکثر ادویات بلا قیمت دیتے رہتے ہیں۔ اور اگر کسی ذی استطاعت سے کچھ معاوضہ لے بھی لیں۔ تو وہ پھر کسی نہ کسی شکل میں غریبوں کو لوٹا دیا جاتا ہے۔ تقسیم ملک سے پیشتر ہمارے تھانہ میں ایک سکھ تھانیدار تعینات ہوئے۔ انہوں نے بھائی جان کی ہمدردی اور غرباء پروری کی متواتر داستانیں سنیں اور انہیں بلوا کر فرمانے لگے کہ حکیم صاحب آپ کی عوامی خدمات اور بے طمعی کو دیکھ کر میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اپنا ایک ایسا انمول نسخہ آپ کی خدمت میں پیش کروں جو میں کسی طرح اپنے سینہ سے باہر نکالنا نہیں چاہتا تھا۔ اور جس کی قیمت میں نے پانچ صد

روپے سے کم کبھی نہیں لی تھی۔ ان کلمات کے بعد اُنہوں نے وہ نسخہ بلاکم و کاست پیش کر دیا۔ اور وہ تجربہ کرنے پر فی الواقعہ تعریف کے مطابق ثابت ہوا۔

چُونکہ مُعطی نسخہ کا نام لکھمیر سنگھ تھا۔ اس لیے بھائی صاحب نے اس کے عطیئے کو زندہ جاوید بنانے کے لیے اس دوا کا نام لکھمیری رکھ دیا۔ بہرحال نسخہ حاضر ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ رسکپور ا تولہ، گھوری مرچ (سیاہ مرچوں میں سے چھانٹ لیں) ایک سو عدد کھرل میں رسکپور کو پیستے ہوئے ایک ایک مرچ ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں۔ جب مانند غبار ہو جائے۔ تو پھر اس دوا کو کانسی کے برتن میں ڈال کر قدرے بھیڑ کا دُودھ ڈالیں۔ اور کانسی کے چھوٹے برتن سے کھرل کرنا شروع کریں تا آنکہ آدھ سیر بھیڑ کا دُودھ بذریعہ کھرل جذب ہو جائے۔ اس موقعہ پر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر خشک کرلیں۔ بس دوا لکھمیری تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی قدرے مرغن ناشتہ کرنے کے بعد استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ بلا کسی قسم کے خطرے کے بفضلہ تعالیٰ خون کی خرابی کی بہت سی بیماریاں دُور ہو جائیں گی۔ مثلاً خارش، پھوڑے، پھنسیاں، سوزاک مع آتشک، ناسُور، مقعد، بھگندر وغیرہ۔

معمولی بیماریاں تو بفضلہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں ہی دُور ہو جائیں گی۔ البتہ ناسور و بھگندر کے لیے بسا اوقات ڈیڑھ دو ماہ بھی لگ جاتے ہیں۔

بعض لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔ اور وہ موسم سرما کی طرح موسم گرما میں بھی پھٹے رہتے ہیں۔ ان کے لیے تو یہ گولیاں انتہا درجہ کی مفید ہیں۔ دوران

استعمال میں گھی، دُودھ وافر استعمال کرنا چاہیے۔ اور مرچ و نمک سے حتی الوسع پرہیز کرنا چاہیے۔

صلایہ رسکپور نمبر۳:۔

رسکپور ۱ تولہ کو پختہ کھرل میں ڈال کر کھرل کریں۔ دوران سحق ایک ایک لونگ ڈالتے اور زور دار ہاتھوں سے کھرل کرتے جائیں۔ جب ۲۱ عدد لونگ بخوبی سحق ہو کر ملائم سفوف بن جائیں تو پھر دس تولہ تندرست گائے یا بکری کے دُودھ کی بالائی جو دُودھ سے بالکل صاف کر لی گئی ہو۔ ڈال کر زوردار ہاتھوں سے کھرل کریں۔ اور یہ کھرل کا سلسلہ ۱۲ روز تک جاری رکھیں روزانہ کھرل ۸ گھنٹے سے کم نہ ہو۔ صلایہ نمبر۳ تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ اچاول سے ایک رتی تک مکھن یا بالائی میں کھلائیں۔

فوائد:۔ بواسیر، سوزاک، خرابیٔ خون، ناسُور وغیرہ کے لیے بہترین سنیاسی اکسیر ہے۔

کُشتہ ابرک سفید:۔

ابرک کو ریزہ ریزہ کر کے پتھر کے کونڈے میں ڈال دیں۔ اور پھر گدھی کا دُودھ ملا کر کھرل کرتے رہیں۔ کم از کم چار گھنٹہ کھرل کرنے کے بعد ٹکیہ بنائیں۔ اور کوزہ میں بند کر کے چار سیر اُپلوں میں آگ دیں۔ اسی طرح روزانہ چار گھنٹہ کھرل کرتے اور آگ دیتے جائیں۔ یہاں تک کہ چمک بالکل نہ رہے۔ بس کشتہ تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔

خوراک ایک رتی مناسب بدرقہ سے۔

فوائد:۔ سِل، تپ دِق اور ضعفِ جگر اور عام پرانے بخاروں کو مفید ہے۔

کشتہ ابرک سیاہ:۔

ابرک سیاہ کو آگ میں لال سُرخ کر کے بکری کے دُودھ میں بجھاؤ دیتے جائیں۔ دس گیارہ بجھاؤ کے بعد پیسنے کے لائق ملائم ہو جائے گا۔ اب اس کو کونڈے میں ڈال کر کھرل کریں۔ اور بکری کا دُودھ شامل کرتے رہیں۔ اڑھائی گھنٹہ کھرل کر چکنے کے بعد ٹکیہ بنائیں۔ اور مٹی کی کلیا میں بند کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح کم از کم اکیس ۲۱ مرتبہ بکری کے دُودھ میں کھرل کر کے آنچیں دیتے جائیں۔ اور پھر پیس کر سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال و فوائد:۔

ایک رتی ہمراہ شربت بنفشہ وغیرہ دینے سے گرم بخاروں اور طاعون کو مفید ہے۔ علاوہ ازیں تقریباً ہر مرض میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کُشتہ ابرک سمی:۔

اِس نُسخے کے سامنے تمام یاقوتیاں ہیچ ہیں۔ عین وقت پہ شیر ببر کا کام کرنے والا نسخہ ہے۔ ہر ایک مطب میں تیار رکھنے کے قابل ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ ابرک سیاہ یا سفید ایک تولہ، سم الفار ایک تولہ (باریک پسا ہوا) دونوں کو ملا کر کھرل میں ڈالیں۔ اور بھیڑ کے دُودھ میں ایک گھنٹہ تک کھرل کریں۔ پھر کوزہ کے منہ پر سرپوش دے کر (گل حکمت کی ضرورت نہیں) پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح سات مرتبہ عمل کریں۔ خاکستری رنگ کا کشتہ تیار ہو گا۔ باریک پیس کر سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال و فوائد:۔

عصر کے وقت نصف رتی سے ایک رتی تک بالائی میں لپیٹ کر کھلائیں اور پیاس لگنے پر دودھ ہی پلاتے رہیں۔اس سے ۵ سیر دودھ ہضم ہو جاتا ہے۔اور قوت باہیہ بہت بڑھ جاتی ہے۔

کشتہ مرجان:۔

مٹی کے کوزے میں دو تولہ شاخ مرجان ڈال کر اس پر گائے کا دودھ ۵ تولہ ڈالیں اور منہ پر سرپوش دے کر گل حکمت کر کے پندرہ بیس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔کشتہ تیار ہو گا۔اگر خدانخواستہ ایک آنچ میں پوری طرح سفید نہ ہو۔تو دوسری بار پھر دیں۔اور پیس کر رکھیں۔

خوراک:۔ ایک رتی۔مقوی دماغ و دل ہے۔نیز بخار وغیرہ کو بہت مفید ہے۔

کشتہ سنگجراحت نمبر۱:۔

"از جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خان صاحب بھٹی"

سنگ جراحت حسب ضرورت لے کر دودھ گائے یا بکری میں خوب باریک کر کے آدھی آدھی چھٹانک کے گولے بنا کر خشک کر لیں۔اور دس پندرہ سیر اُپلوں کے درمیان آگ دے لیں۔اور آگ کے سرد ہونے پر نکال کر کھرل میں باریک پیس کر سنبھال رکھیں۔ کشتہ تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ دو دو ماشہ صبح، دوپہر، شام بکری کے دودھ کی لسی سے دیا کریں۔اگر اس کو مسلسل ایک ماہ تک زیادتی حیض کی وجہ سے مریضہ کو کھلا دیں

تو بفضلہ تعالیٰ آئندہ اس مرض کے پیدا ہوتے کا قطعی اندیشہ نہیں رہتا۔ نیز دو ماشہ ہر دوسرے گھنٹہ شربت یا عرق سونف سے دیتے رہنا ملیریا بخار کو اتارنے کے لیے "انٹی فائیران" سے بہتر ثابت ہوتا ہے۔

گرمی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے لیے اکسیری کشتہ جات

کُشتہ سنگجراحت نمبر ۲:۔

حال ہی میں ایک مہوس دوست ملنے کی غرض سے آئے۔ اور اپنی مخصوص ادویات کا ذکر کرنے لگے۔ میں نے اس چکر سے نکلنے کے لیے کہا۔ کہ مجھے تو کوئی خوراکی کشتہ عطا فرما دیجئے۔ مجھے تو وہی کیمیا ہے۔ اس پہ انہوں نے چند نسخے بیان کیے۔ جو کہ فی الاصل اچھے معلوم ہوئے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ مہوسی قسم کے لوگوں کے پلے سونا چاندی پڑتے تو دیکھا نہیں گیا۔ البتہ اس ساڑھ پھونک میں انہیں چند اچھی قسم کے کشتے ضرور مل جایا کرتے ہیں۔ بہر حال اُن میں سے ایک نسخہ تھوڑی سی ترمیم کے بعد درج ذیل ہے۔

ھُوَالشَّافِی:۔ سنگ جراحت دس تولہ کو کھرل میں باریک پیس لیں۔ اور اس میں بھیڑ کا دُودھ ۲ سیر بذریعہ کھرل جذب کر دیں۔ جب خشک ہو جائے تو اس کا پیڑے کی شکل کا گولہ بنا کر یا چھٹانک کی ٹکیاں بنا کر مٹی کے کوزہ میں بند کر کے بیس سیر اُپلوں میں آگ دے دیں۔ اور آگ کے سرد ہونے پہ نکال کر پیس لیں۔ بس عمدہ قسم کے کشتے تیار ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ خوراک ا رتی سے ۲ یا ۴ رتی تک مناسب بدرقہ سے دیں۔ مثلاً خون حیض کی زیادتی، بواسیری خون یا سل کے خون کو بند کرنے کے لیے

شربت انجبار سے دیں۔ اور گرمی کے بخار اور قے وغیرہ کو بند کرنے کے لیے شربت سکنجبین وغیرہ سے دے دیں یا مکھن میں رکھ کر کھلائیں۔

فوائد:۔ نکسیر، بواسیر، سل و دق، خون حیض کی کثرت، گرمی کا بخار، دل کی دھڑکن ہاتھ پاؤں کا جلنا، جریان، احتلام، سُرعتِ انزال اور خصوصاً ایسے مریض جو گرمی کی شدت سے دن میں دس دس بار نہاتے ہوں۔ اور پھر بھی گرمی کا احساس کم نہ ہوتا ہو۔ اُن کے لیے یہ کشتہ اکسیر سے کم نہیں۔

کشتہ طلاء مرواریدی:۔

ھُوَ الشَّافِی:۔ ورقِ طلاء ۶ ماشہ، مروارید ناسفتہ ایک تولہ پختہ کھرل میں ڈال کر ۳ روز سُرخ رنگ کی بکری کے دُودھ میں کھرل کر کے دُودھ جتنا جذب ہو سکے۔ ٹکیہ بنائیں اور ۵ سیر آگ دیں۔ ازاں بعد دو روز آبِ مکو سبز (مصفّٰی) میں کھرل کر کے ۵ سیر آگ دیں۔ اور پھر ایک روز عرق گلاب میں کھرل کر کے خشک کریں۔

ترکیب استعمال:۔ ۴ چاول تا ایک رتی ہمراہ مکھن یا بالائی یا مناسب عرق و شربت وغیرہ۔

فوائد:۔ کہنہ بخاروں کے لیے مفید ہے۔ اس کے استعمال سے ضعفِ نقاہت اور کھانسی وغیرہ بفضلہ تعالیٰ چند دن میں دُور ہو جاتا ہے۔ اور بخار بتدریج کم ہو کر اُتر جاتا ہے۔ صاحبِ نسخہ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی مریض کو اس سے ہفتہ بھر میں بخار نہ اُترے تو پھر اس پر اِنّا للہ ہی پڑھ لیں۔ پھر وہ بخار کسی دوا سے نہیں اُترے گا۔ واللہ اعلم۔

اگر دق کے مریض کو دینا ہو۔ اور اس کو کھانسی بھی زیادہ ہو تو پھر لعوق پستان

۶ ماشہ میں ۲ تا ۴ چاول کشتہ ملا کر دیں۔ اور اگر کمزوری کو دُور کرنے کے لیے دینا ہو تو مکھن یا بالائی میں دیں۔ کسی بھی بیماری سے اُٹھنے کے بعد جو نقاہت اور کمزوری ہوتی ہے۔ اس کے لیے بہت مفید ہے۔

ختم شد